WWW. KHATME-NABUWWAT. COM.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۳ تا ۲۹ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۴

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

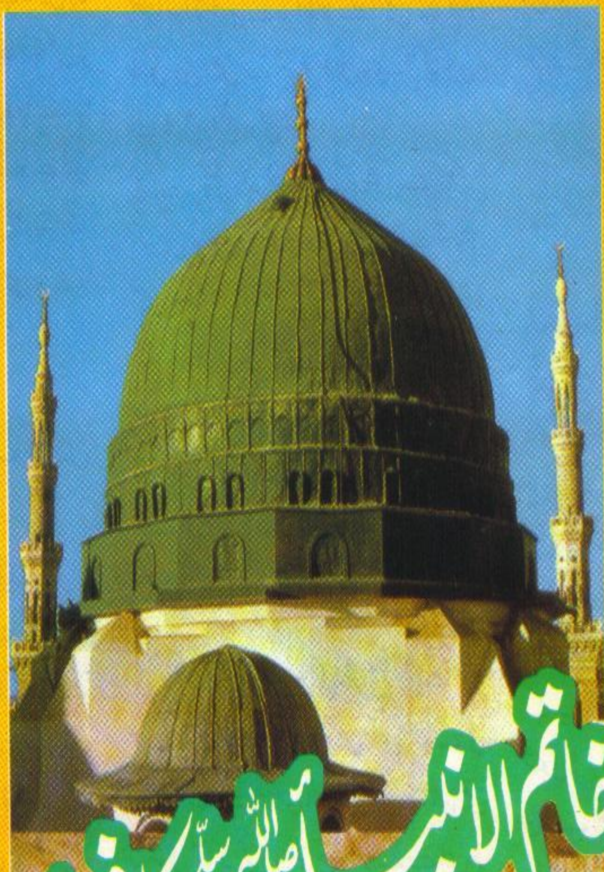

قادیانی اندازی ایک سازش

بہائی مذاہب کے غلط عقائد کا تجزیہ

ترقی پسند روشن خیال اور لبرل مسلمان ایک تنقیدی جائزہ

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالمی فوجی طاقتوں کے نام

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

رئیسہ اقبال' کراچی (نام کی تبدیلی)

س.... میری بچی کا نام آسیہ ہے۔ میں اس کا نام تبدیل کروانا چاہتی ہوں' کیونکہ وہ بہت بیمار رہتی ہے؟

ج..... آسیہ نام تو اچھا ہے' لیکن اگر آپ اس نام کو تبدیل کرنا چاہتی ہیں' تب بھی کوئی حرج نہیں۔ بچی کا نام جمیلہ یا عافیہ رکھ لیجئے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائیں۔ اگر گھر میں ٹی وی ہو تو اس کو نکال دیا جائے۔ یہ لعنت ہے' اور اس لعنت کے ہوتے ہوئے کسی مصیبت کا آنا کچھ بھی قابل تعجب نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ (والسلام)

رضیہ شریف' کراچی (ڈش والے گھر میں درس سننے جانا)

س.... میں تقریباً ۱۴ سال سے ایک درس و تدریس کی محفل میں جاتی تھی۔ چند مہینے پہلے مجھے پتہ چلا کہ اس گھر میں ڈش انٹینا لگ گیا ہے' میں نے اس وجہ سے اس گھر میں جانا چھوڑ دیا۔ محلے کے مفتی صاحب سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ اچھا کیا۔ ۱۴ سال کی اچھی عادت اور اچھی محفل کو چھوڑنے کا مجھے بہت افسوس ہے۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ جس گھر میں ڈش انٹینا لگا ہو' وہاں ایسی محفل ہونی چاہئے یا نہیں؟ اور اس میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

ج..... جس گھر میں ڈش انٹینا لگا ہو' اس گھر پر بھی لعنت' اس کے رہنے والوں پر بھی لعنت' اور وہاں جانے والوں پر بھی لعنت' اس لئے آپ کا وہاں جانا ہرگز جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

فرحانہ بیگم' کراچی (طلاق)

س.... چھ ماہ پہلے گھر میں جھگڑا ہوا' جس میں میرے شوہر نے مجھے کہا کہ "اگر میں چاہوں تو تم کو طلاق دیدوں' طلاق دیدوں" چھ ماہ بعد اب جھگڑا ہوا تو شوہر نے یہ الفاظ کہے "میں نے تم کو طلاق دی' میں نے تم کو طلاق دی۔" کیا اس سے طلاق واقع ہو گئی؟

ج..... پہلی دفعہ جو آپ کے شوہر نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو طلاق دیدوں' اس سے تو کچھ نہیں ہوا' لیکن دوسری دفعہ جو دو مرتبہ طلاق دی کے الفاظ بولے' اس سے دو طلاقیں واقع ہو گئیں۔ ایک طلاق باقی ہے۔ اگر شوہر چاہے تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے' اور عدت گزر جائے اور رجوع نہ کیا ہو تو بغیر حلالے کے دوبارہ عقد ہو سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

س........ ہمارے خاندان میں تعویذ گنڈے کی بہت شہرت ہے اور اسی وجہ سے میرے ذہن میں یہ سوال آیا کہ کیا کسی کو تعویذ کرانے سے اس پر اثر ہو جاتا ہے؟

ج.......... تعویذ گنڈے کا اثر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے مگر ان کی تاثیر باذن اللہ ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے جو تعویذ گنڈے کئے جاتے ہیں ان کا حکم تو وہی ہے جو جادو کا ہے کہ ان کا کرنا اور کرانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ اس سے کفر کا اندیشہ ہے اور میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی پر گندگی پھینک دے تو ایسا کرنا تو حرام اور گناہ ہے اور یہ نہایت کمینی حرکت ہے۔ مگر جس پر گندگی پھینکی گئی ہے اس کے کپڑے اور بدن ضرور خراب ہوں گے اور بدبو بھی ضرور آئے گی۔ پس کسی چیز کا حرام اور گناہ ہونا دوسری بات ہے اور اس گندگی کا اثر ہونا فطری چیز ہے۔ تعویذ گنڈے کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔ اول ...... کسی جائز مقصد کے لئے ہو' ناجائز مقاصد کے لئے نہ ہو۔ دوم....... اس کے الفاظ کفر و شرک پر مشتمل نہ ہوں اور اگر وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جن کا مفہوم معلوم نہیں تو وہ بھی ناجائز ہے۔ سوم...... ان کو موثر بالذات نہ سمجھا جائے۔

محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے قبل حج

س...... ایک شخص صاحب استطاعت ہے اور حج اس پر فرض ہے لیکن موصوف کی اولاد ہے کہ غیر شادی شدہ ہے جن میں ۲ لڑکیاں جوان ہیں رقم اتنی ہے کہ اگر حج ادا کرے تو کسی ایک لڑکی کی شادی بھی ممکن نظر نہیں آتی کیونکہ آجکل شادی بیاہ پر کم از کم تیس چالیس ہزار کا خرچہ ہوتا ہے ایسی صورت میں کوئی شخص جس کے یہ حالات ہوں کیا فرض ہوتا ہے' حج یا شادی؟

ج....... فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ یا وہ اپنی شادی کر سکتا ہے یا حج کر سکتا ہے تو اگر حج کے ایام ہوں تو اس کے ذمہ حج فرض ہے۔ اسی سے اپنے مسئلہ کا جواب سمجھ لیجئے' اس سلسلہ میں دیگر علماء کرام سے بھی رجوع کر لیجئے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۳ تا ۲۹ صفر ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ جون ۱۹۹۸ء | شمارہ ۴

بیاد:
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

- قادیانیوں کی ملک دوستی کا جھوٹا دعویٰ 4
- خاتم الانبیاء کا فرمان عالمی فوجی طاقتوں کے نام (مولانا محمد شفیع ندوی) 6
- قادیانی اخلاق 'ایک سازش'........ (محمد طاہر رزاق) 9
- سچ جو شائع نہ ہوسکا.................. (علامہ ابو مجیو خالد الازہری) 11
- ترقی پسند' روشن خیال اور لبرل مسلمان 'ایک تنقیدی جائزہ (عبدالماجد لیکچرار) 15
- ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی........ (منظور احمد شاہ آسی) 21
- بہائی مذہب کے غلط عقائد کا تجزیہ.......... (نور محمد قریشی) 23
- اخبار ختم نبوت 25
- تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے سلسلے میں احتجاجی مظاہرہ 26
- تحفظ ناموس رسالت سیمینار سرگودھا 27

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و ترتیب: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۱۵ روپے سہ ماہی: ۵۱ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت' نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کی ملک دوستی کا جھوٹا دعویٰ

پاکستان کا ایٹمی دھماکہ ہوتے ہی ہر شخص اور ہر فرقہ اس کو اپنا کارنامہ قرار دینے کے لئے بے چین نظر آنے لگا اور اس میں نمبر بڑھانے کے لئے بیانات کی بڑکیں مارنے لگا یہاں تک کہ قادیانی گروپ جو کہ مستقل طور پر پاکستان دشمنی کے درپے ہیں کے بیانات آنے لگے' قادیانیوں کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ اس نازک موقع پر ہم پاکستان کا مکمل ساتھ دیں گے ہیں اور آئندہ مشکل مرحلے میں صف اول کے سپاہی نظر آئیں گے اور کہا ہے کہ ہم پاکستانی بھائیوں کے ساتھ ہیں' اس بیان پر تبصرہ کرنے سے پہلے ہم ذرا قادیانیت کی تاریخ آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ پتہ چل جائے کہ وہ پاکستان کے اور پاکستانی مسلمانوں کے ساتھ کتنے مخلص ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے پوری قوم انگریزوں کے خلاف مصروف عمل تھی' ایک ایک فرد جان ہتھیلی پر لئے ملک کو آزاد کرانے کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار تھا۔ انگریز گورنمنٹ مسلمانوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے علما اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر رہی تھی۔ اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت انگریزوں کی کاسہ لیسی میں لگا ہوا تھا اور ملکہ برطانیہ کو خراج تحسین پیش کرنے اپنی اور اپنے خاندان کی خدمات گنوا رہا تھا اور انگریز حکومت کو اللہ کا سایہ اور ملکہ برطانیہ کو اللہ کی رحمت قرار دے رہا تھا۔ اس کے بعد اس کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے اکھنڈ بھارت کے لئے جو کام کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو کشمیر میں قادیانیوں کے نام مسلمانوں کی فہرست سے الگ درج کرائے تاکہ مسلمانوں کی اکثریت واضح نہ ہو جس کی وجہ سے کشمیر مسلمانوں کے حصہ میں نہ آیا' اس پر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے احتجاج کیا' لیکن قادیانیوں کی سازشیں کامیاب ہو گئیں اور کشمیر بھارت کا حصہ بن گیا۔ پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی خدمات کے عوض سر ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ حاصل کر لی اور یہ وزارت خارجہ پاکستان میں قادیانیت کی خدمت میں لگی ہوئی تھی' سب سے پہلے مسلمان ممالک کے ساتھ ایسا رویہ رکھا کہ آج تک عالم اسلام پاکستان کی حمایت کھل کر نہیں کرتا اور اس کی ہمدردیاں ہندوستان کے ساتھ ہونے لگی ہیں۔ اس کے بعد پاکستان کو امریکہ اور برطانیہ کا غلام بنا دیا' سفارت خانوں کو قادیانیت کا مرکز بنا دیا' پورا ملک گروی رکھ دیا گیا' قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ نہیں پڑھی' غرض ملک کو جتنا نقصان پہنچایا جا سکتا تھا پہنچایا۔ آخر کار پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی' کراچی میں وزیر خارجہ نے قادیانیت کا جلسہ کرنے کا ارادہ کیا اور تمام تر کارروائیوں کا مقصد پاکستان کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا تھا۔ علاوہ ازیں کہ قادیانی گروپ کے سرکردہ لوگوں نے اپنی لاشوں کو ربوہ میں امانت کے طور پر اس وصیت کے ساتھ دفن کیا ہوا ہے کہ جب اکھنڈ بھارت کا خواب پورا ہو جائے تو ان متعفن لاشوں کو قادیان منتقل کیا جائے' غرض کونسا ایسا پہلو ہے جس میں قادیانیوں نے مسلمانان پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی ہو۔ پاکستان کو ابتدا ہی سے بھارت کی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا' کشمیر' جوناگڑھ اور حیدر آباد دکن پر قبضہ کیا۔ پاکستان نے کشمیر مجاہدین کے ذریعے حملہ کرا کر کشمیر پر قبضہ کی کوشش کی اس وقت اگر پاکستان کی

طرف سے فوجیں داخل ہو جاتیں تو کشمیر مسلمانوں کے قبضہ میں آ جاتا' لیکن سر ظفر اللہ قادیانی کی سازشوں سے قائد اعظم تک یہ بات پہنچنے ہی نہیں دی اور قائد حکم جاری نہ کر سکے اس بنا پر کشمیر ہاتھ سے نکل گیا۔ اور بھارت نے کشمیر کے بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا' اس وقت سے لے کر آج تک اس مسئلہ کی بنا پر پاکستان اور بھارت کے درمیان دشمنی کی خلیج بڑھتی جا رہی ہے اور دوسرے ممالک بجٹ کا ستر فیصد حصہ دفاع پر خرچ کرتے ہیں اور یہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے طرح طرح کے ہتھیار بناتے ہیں اور دو دفعہ جنگ بھی ہو چکی ہے اور اس جنگ کے نتیجے میں سقوط ڈھاکہ کا واقعہ پیش آیا' ایک لاکھ کے قریب پاکستانی فوج ہندوستان کی فوج میں تبدیل ہوئی۔ پاکستان کا نام عالم اسلام میں بدنام ہوا۔ اس شکست میں قادیانیوں کا مکمل طور پر ہاتھ تھا۔ بہرحال ابتدا سے لے کر اب تک دونوں ممالک دفاعی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ آج کا دور ایٹمی دور ہے جو ملک ایٹمی طور پر طاقتور ہو اس سے دوسرے ممالک پر رعب پڑتا ہے۔ بھارت نے ایٹمی ملک بننے کی جب کوشش شروع کر دی تو پاکستان میں اس وقت بدقسمتی سے ایٹمی انرجی کمیشن کا سربراہ قادیانی تھا۔ تمام تر کوششوں اور اخراجات کے باوجود اس قادیانی چیئرمین نے ملک کو ایٹمی قوت میں پیش رفت ہونے نہیں دی بلکہ کوشش کی کہ دھوکہ دے کر اس کام کو زیادہ سے زیادہ روکا جائے اس لئے ایٹمی انرجی کمیشن نے اس دور میں کچھ بھی کام نہیں کیا۔ تمام تر اخراجات کے باوجود نتائج صفر رہے۔ پاکستان اس سلسلہ میں روز بروز کمزور ہوتا رہا اور بھارت مضبوط تر! اس دوران بھارت نے ایٹمی تجربات کئے اور پاکستان کا یہ قادیانی چیئرمین باتیں بناتا رہا۔ ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق اس قادیانی چیئرمین نے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایٹمی راز اسرائیل پہنچا دیئے۔ اس محکمے میں قادیانیوں کو بھرتی کر دیا تاکہ پاکستان کسی صورت میں ایٹمی قوت نہ بن سکے۔ ہماری معلومات کے مطابق اس وقت بھارت کے ایٹمی شعبہ کے سربراہ اور موجودہ دھماکوں کے وزیر ڈاکٹر عبدالکلام ان دنوں پاکستان آئے اور ایٹمی شعبہ میں کام کرنے کی پیشکش کی' لیکن ڈاکٹر منیر نے اس کو آگے آنے نہیں دیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا پاکستان پر فضل و کرم تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر اچانک آگئے اور ان کی ملاقات ذوالفقار علی بھٹو سے ہو گئی اور انہوں نے ان کو کام کرنے کے لئے سہولتیں مہیا کر دیں ان کی وجہ سے آج پاکستان ایٹمی قوت بننے کی صلاحیت حاصل کر چکا ورنہ قادیانیوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کہ پاکستان اس شعبہ میں کمزور ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کو حساس اداروں میں رکھنا پاکستان کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے' ہم ڈاکٹر عبدالقدیر' نواز شریف اور صدر تارڑ سے کہیں گے کہ قادیانیت کی اسلام دشمنی کو پہچان لیں اور ان کے جھوٹے بیانات سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں' ورنہ مزید نقصان ہو گا'' اس قوم کو ایٹمی قوت سے بہت دور رکھنے کی ضرورت ہے" جہاں تک قادیانیوں کا پاکستان کے مسلمانوں کو بھائی کہنے کا تعلق ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح قریش کے منافق کہا کرتے تھے۔ پاکستان کے مسلمان بھائیوں کو پوری دنیا میں بدنام کرنے کا کونسا حربہ چھوڑا؟ پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا' پاکستان کی امداد بند کرانے کی کوشش کی' ان کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی پاکستانی مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سور قرار دیتا ہے اور یہ قادیانی دنیا کو دھوکہ دیتے ہوئے بیانات دیتے ہیں۔ یہ سب کھلا جھوٹ اور منافقت ہے۔ قادیانیت کا مقصد اسلام اور پاکستان کو تباہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

اس امسال بھی انشاء اللہ العزیز ۹ر اگست بروز اتوار برمنگھم میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد حسب سابق ہو رہا ہے۔ جب سے قادیانیت نے یورپ کا رخ کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش شروع کی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں ان کا تعاقب شروع کیا ہے اور یہ کانفرنس اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ یہ کانفرنس اگرچہ ایک دن ہوتی ہے لیکن اس کے لئے تین چار ماہ پہلے حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اللہ وسایا' حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی محمد جمیل خان' حافظ محمد عثمان اور جمعیت علمائے برطانیہ' دارالعلوم بری' جامع اسلامیہ نوٹنگھم کے علمائے کرام پورے ملک کا دورے کر کے ایک ایک مسجد میں جا کر لوگوں کو قادیانیت کی سازشوں سے آگاہ کریں گے' چند ماہ پورے ملک میں ایک فضا بنائی جائے گی اور قادیانیت کا پردہ چاک کیا جائے گا۔ کانفرنس کی تیاری میں مسلمانان انگلینڈ جس جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں اس سے ان کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور عقیدت کا اندازہ ہو جاتا ہے' اس سال بھی انشاء اللہ مسلمان مل کر اس کانفرنس کو بھرپور کامیاب بنائیں گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مولانا محمد شفیع ندوی

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔ عالمی فوجی طاقتوں کے نام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں دعوت اسلام دیتے رہے' آپ کے دشمن صرف قریش رہے لیکن جب آپ مدینہ پہنچے تو یہود اور منافقین کی شکل میں ایک اور دشمن وجود میں آیا۔ یہود کی مختلف سازشوں کی وجہ سے ان سے لڑائیاں بھی پیش آئیں ان سے دشمنی اتنی بڑھی کہ خیبر کے یہود نے ایک وفد کی صورت میں سارے عرب میں گھوم کر مدینہ کی چھوٹی سی اسلامی ریاست کے خلاف آگ لگادی جس کے نتیجہ میں احزاب کی لڑائی ہوئی جس میں دس ہزار کے عظیم لشکر نے جو عربوں کے عمرانی اور جغرافیائی حالات کے لحاظ سے بہت بڑا لشکر تھا' مدینہ پر چڑھائی کی' اس میں قریش کی تعداد چار ہزار تھی' بنو غطفان اور دیگر نجدی قبائل کی فوج چھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ اس طرح سرزمین عرب کے اندرونی علاقے میں تین زبردست طاقتوں سے آپ کا سامنا تھا۔

ہجرت کے چھٹے سال آپ نے قریش سے حدیبیہ کے مقام پر صلح فرمائی۔ اس صلح کے موقعہ پر قریش نے بعض ایسی شرائط رکھیں جو مسلمانوں کے لئے ذلت آمیز تھیں۔ یہ شرائط صحابہ کی برداشت سے باہر تھیں' پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور فرماتے ہوئے صلح فرمائی۔ لیکن سب سے بڑی فوج لانے والے نجدی قبائل اور یہود کا محاذ اب بھی مدینہ کے لئے خطرہ بنا ہوا ہی تھا۔ خود مدینہ کے اندر منافقین کا گروپ آئے دن فتنہ برپا کرنے میں سرگرم تھا۔ غرض ہر طرف سے ایک عدم استحکام اور خطرہ کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھرے ہوئے تھے۔

ایسے نازک حالات میں یکم محرم ۷ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا عجیب انتہائی پر از خطرات اور زبردست قدم اٹھاتے ہوئے بیک وقت اطراف عرب کے سارے بادشاہوں اور ساری دنیا پر کنٹرول رکھنے والی سب سے بڑی دو فوجی طاقتوں' قیصر روم اور کسریٰ کو سفیر کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کے لئے دعوت نامے بھیجے۔

کسریٰ کی فوج لاکھوں پر مشتمل تھی' رومی روئے زمین کی سب سے بڑی اور فاتح طاقت تھے۔ قیصر کا ایک فرمان مدینہ پر لاکھوں کے لشکر کی یلغار کا سبب بن سکتا تھا' ان دو عظیم طاقتوں کا معاملہ تو خیر بہت بڑا تھا ہی' لیکن دیگر بادشاہ شاہ مصر' اسکندریہ' شاہ غسان' شاہ عمان اور شاہ یمامہ میں سے ہر ایک اتنی فوج کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھائی کر سکتا تھا کہ معرکہ خندق کے موقعہ پر کیا گیا' متحدہ عرب کا حملہ بھی اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھتا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانے کے حاکم مطلق العنان ہوتے تھے جس کی وجہ سے ان میں حد درجہ تکبر اور رعونت ہوا کرتی تھی۔ دعوائے نبوت کے اعلان کو مکہ کے معمولی سردار برداشت نہ کرسکے اور طائف کے سرداروں نے انتہائی وحشیانہ انداز میں آپ کو اوباشوں کے ذریعہ پتھراؤ کرواکر شہر سے باہر نکلوایا' جب معمولی قبائلی سرداروں کے کبر و نخوت کا یہ عالم تھا تو باضابطہ فوجوں اور حکومتوں کے مالک بادشاہوں سے کیا توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ غضب ناک ہوکر حملہ نہ کردیں گے؟

اس پر مزید یہ کہ آپ کے خطوط عاجزی' انکساری اور گزارش و التماس کے رنگ میں نہیں تھے بلکہ ان میں تو حکم دینے کا سا انداز تھا کہ اسلام قبول کرلو تو محفوظ رہو گے اور بادشاہت بھی باقی رہے گی ورنہ تمہارے اور تمہاری رعایا کے جرم کا وبال تم پر ہی ہوگا۔ شاہی آداب و القاب کا لحاظ بھی ان خطوط میں نہ تھا بلکہ صاف صاف اور کھرے الفاظ میں بات لکھ دی گئی تھی۔ ہر خط کی ابتداء میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا اور اس کے بعد مرسل الیہ حاکم کا نام تھا۔

ایسے ایسے باجبروت اور انتہائی طاقتور بادشاہوں کو جن سے ایک زمانہ کانپتا اور لرزتا تھا اس قسم کے صریح اور جرات مندانہ لہجے میں خط بھیجنا۔ یہ آپ کے اس یقین کا نتیجہ تھا کہ سارے بادشاہوں کے شہنشاہ کا رسول ہوں' آپ کا دعوائے رسالت بناوٹی ہوتا اور آپ خود اپنی نظر میں حاکم کائنات کے نمائندے نہ ہوتے اور آپ کو اللہ کی مطلق حکمرانی اور قدرت کاملہ کا پختہ یقین نہ ہوتا تو اتنا بڑا قدم کس طرح ممکن تھا' تین ہزار حامیوں والا ایک شخص لاکھوں کی تعداد میں افواج والے بادشاہوں سے بیک وقت اپنی اطاعت قبول کرنے کا مطالبہ کرے یہ کتنی عجیب بات ہے۔ اپنے منجانب اللہ ہونے کا کتنا ٹھوس یقین ہے جو اس واقعہ سے حضرت محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ظاہر ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں چند اہم دعوتی خطوط کا ترجمہ نقل کررہے ہیں:

مقوقس شاہ مصر کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے مقوقس عظیم قبط کی جانب

اس پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں' اسلام لاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لاؤ اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑا تو تم پر اہل قبط کا بھی گناہ ہوگا۔ اے اہل قبط! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض' بعض کو اللہ کے بجائے رب نہ بنائے۔ پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔ (زادالمعاد ۳/۶۱ ماخوذ الرحیق المختوم ص ۵۵۱)

ہوزہ بن علی صاحب یمامہ کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے ہوزہ بن علی کی جانب

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرا دین اونٹوں اور گھوڑوں کی پہنچ کی آخری حد تک غالب آکر رہے گا' لہٰذا اسلام لاؤ سلامت رہو گے اور تمہارے ماتحت جو کچھ ہے اسے تمہارے لئے برقرار رکھوں گا۔ (زادالمعاد ۳/۶۳ ماخوذ از رحیق المختوم)

حارث ابن شمر غسانی حاکم دمشق کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث ابن شمر کی طرف

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اور ایمان لائے اور تصدیق کرے اور میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ پر ایمان لاؤ جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اور تمہارے لئے تمہاری بادشاہت باقی رہے گی۔

حارث نے کہا "مجھ سے میری بادشاہت کون چھین سکتا ہے؟ میں اس پر یلغار کرنے ہی والا ہوں۔"

شاہ فارس خسرو پرویز کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ عظیم فارس کی جانب

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں تمام انسانوں کی جانب اللہ کا فرستادہ ہوں تاکہ جن میں قبول حق کی صلاحیت ہے اسے انجام بد سے ڈرایا جائے' اور کافروں پر حق ثابت ہوجائے (یعنی واضح ہوجائے) پس تم اسلام لاؤ' سلامت رہو گے اور اس سے انکار کیا تو مجوس کے گناہ کا بار بھی تم پر ہی ہوگا۔

جب یہ خط کسریٰ کو پڑھ کر سنایا گیا تو اس نے خط پھاڑ دیا اور نہایت متکبرانہ انداز میں بولا! میری رعایا میں سے ایک حقیر غلام اپنا نام مجھ سے پہلے لکھتا ہے۔ اس کے بعد اپنے یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ یہ شخص جو حجازی ہے اس کے یہاں اپنے دو توانا اور مضبوط آدمی بھیج دو کہ وہ اسے میرے پاس حاضر کریں۔ (محاضرات خضری ۱/۱۴۷' فتح الباری ۸/۱۲۷'۱۲۸)

قیصر روم کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل عظیم روم کی طرف

اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اسلام لاؤ' سلامت رہو گے' اسلام لاؤ اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑا تو تم پر اریسیوں (تمہاری رعایا) کا بھی گناہ ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پوجیں' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ کے بجائے ہمارے بعض' بعض کو رب نہ بنائیں۔ پھر اگر یہ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو ہم تو اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ (صحیح بخاری ۱/۵۰۴)

اس وقت کے فوجی قوتوں کے توازن اور ان کی حیثیتوں کو کوئی سامنے رکھے اور دوسری طرف ان خطوط کے لب و لہجہ پر غور کرے تو یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ یہ خطوط اللہ کے سچے نبی کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔

ان متکبر اور مطلق العنان بادشاہوں کو خدا کی بادشاہت کے ماتحت آجانے کی دعوت دینا ایک انتہائی خطرناک نتیجہ کو دعوت دینے کے برابر تھا چنانچہ ان خطوط کے خوفناک نتائج سامنے آنے کے بعد میں حالات بھی پیدا ہوئے' کسریٰ نے غضبناک ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم دیا۔ ظاہر ہے کہ جب گرفتاری میں ناکامی ہوتی تو وہ اور بھی چراغ پا ہوجاتا اور مدینہ پر فوج کشی بھی کرتا۔ لیکن چونکہ درحقیقت آپ قسمت آزما' پرجوش اور ناسمجھ جنگجو نہ تھے بلکہ اللہ کے رسول تھے' اس لئے اللہ کے دست قدرت نے اپنا کام کیا اور کسریٰ کے بادشاہ آپ پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے اللہ کے حکم سے خود اس'

کے اپنے بیٹے نے اس کو قتل کردیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا تعارض نہ کرنے کے لئے حاکم یمن کو فرمان بھیج دیا۔ اسی طرح قیصر روم کے گورنر شرجیل بن عمرو غسانی نے جو بلقاء پر مامور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر حضرت حارث بن عمیر ازدیؓ کو مضبوطی سے باندھ کر ان کی گردن ماردی۔

اس موقعہ پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرانہ عزم و یقین کا بھرپور مظاہرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطوط اس لئے نہیں بھجوائے تھے کہ صرف نبوت کی اطلاع دے دی جائے اور بس۔ آگے یہ بادشاہ اگر آپ کی دعوت ٹھکرادیں یا سفراء کے ساتھ بدسلوکی کریں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اور چپ رہ جائیں گے' بلکہ غلط ردعمل پر بروقت مناسب اقدام کے لئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مستعد تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفیر حضرت حارثؓ کے قتل کو معاف یا نظرانداز نہیں فرمایا بلکہ جنگ کا اعلان فرمایا اور تین ہزار کا لشکر تیار فرمایا۔ تین سپہ سالار طے کئے اور تفصیلی ہدایات کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک ساتھ چل کر لشکر کو رخصت فرمایا۔ بلقاء کے ایک مقام موتہ پر ہرقل اور اس کے حلیف قبائل کی دو لاکھ فوجیوں پر مشتمل ٹڈی دل فوج سے تین ہزار مسلمانوں کا آمنا سامنا ہوا۔ یہ واقعہ جمادی الاول ۸ھ مطابق اگست یا ستمبر ۶۲۹ء کو پیش آیا۔

غور کرنے کی بات ہے کہ مکہ کی تیرہ سالہ اور مدینہ کی سات سالہ سخت محنتوں' بڑی مصیبتوں اور زبردست قربانیوں کے بعد تین ہزار جاں نثاروں کو جو تعداد تیار ہوئی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریبی اور چہیتے رشتہ دار قریبی ہم نشین اور آنکھوں کی ٹھنڈک' سمجھے جانے والے رفقاء شامل تھے اس پورے

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ مکہ کی تیرہ سالہ اور مدینہ کی سات سالہ سخت محنت اور بے مثال قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والے تین ہزار جانثاروں کو ہرقل کے علاقہ میں دو لاکھ فوج کے سامنے جھونک دیا؟

حاصل اور سرمایہ کو آخر کس لئے آپ نے وطن سے بہت دور ہرقل کے علاقہ میں سیلاب کے مانند دو لاکھ کی فوج کے سامنے جھونک دیا۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فیصلے اللہ کے حکم و اشارے کے بغیر ذاتی سوچ سے کر رہے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذباللہ) واقعی رسول نہ ہوتے محض مدعی رسالت ہوتے تو اتنا خطرناک اور خودکشی کے مماثل اقدام ہرگز نہ کرتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اکسٹھ سال تھی۔ مدینہ میں مسلسل جنگی اخراجات اور وسائل معاش کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں کو فقروفاقہ اور انتہائی کمزور معیشت کا سامنا تھا۔ منافقین کی ریشہ دوانیاں اپنی جگہ پر تھیں' ایسے حالات میں کون سمجھ دار حاکم اپنے صرف تین ہزار ساتھیوں کی کل طاقت کو بربادی کے حوالے کرتے ہوئے' ٹڈی دل فوج رکھنے والے دشمنوں کو جنگ کا چیلنج دے سکتا تھا۔ دو لاکھ کے مقابل تین ہزار کی کامیابی کے امکانات کتنے فیصد ہوسکتے ہیں اور اگر یہ تین ہزار ہلاک ہوجاتے تو مدینہ کی نوخیز ریاست اور اس کے نبتے حاکم کا کیا حشر ہوتا؟ کیا کوئی دنیوی حاکم و بادشاہ ایسی ہمت کرسکتا ہے کہ اس قدر بھیانک نتائج کی پرواہ کئے بغیر جنگ کے میدان میں کود پڑے۔ یقیناً" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے اور یہ بظاہر خطرناک قدم محض اللہ کی رہنمائی سے اٹھارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی سے اندازہ تھا کہ جن چہیتوں کو میں سپہ سالار بنارہا ہوں وہ جان سے ہاتھ دھونے والے ہیں لیکن حکم اللہ کا تھا' اس لئے جنگ کا فیصلہ فرمادیا۔ اور جو لوگ انتہائی قلیل تعداد میں ہوکر بھی دو لاکھ دشمنوں سے ٹکرلینے کے لئے پورے ادراک و شعور کے ساتھ موت کی وادی میں قدم رکھ رہے تھے ان کو بھی پورا یقین تھا کہ ہم خدا کے حکم پر نکلے ہیں اور اس کی طاقت ہمارے ساتھ ہے۔

بہرحال انتہائی کمزوری اور معاشی بدحالی کے باوجود دنیا کے عظیم بادشاہوں کو بے خوف اور صاف صاف اپنی اطاعت و اتباع کی طرف بلانا اور دنیاوی اسباب و وسائل اور ظاہری مصالح کی پرواہ نہ کرنا' یہ ایسے ایمان افروز واقعات ہیں کہ ہر غور کرنے والا سمجھدار اور منصف مزاج انسان ان کے آئینے میں آپ کی سچی نبوت کے دلائل کو دیکھ سکتا ہے۔ بس شرط اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ارزانی کی ہے۔

○

Ph : 7512251
AJ
Al-Abdullah Jewellers
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi.

محمد طاہر رزاق 'لاہور

قادیانی اخلاق ـــ ایک سازش ـــ ایک جال

ایک سادہ لوح دوست مجھے کہنے لگا کہ جناب آپ تو ہر وقت ہاتھ دھو کر قادیانیوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کے خلاف زبان و قلم کو متحرک رکھتے ہیں حالانکہ قادیانی تو بڑے بااخلاق ہوتے ہیں۔ بڑی محبت سے ملتے ہیں۔ بڑی الفت سے مصافحہ کرتے ہیں' بڑے تمکسار بن کر خیر و عافیت دریافت کرتے ہیں۔ بڑی میٹھی اور رسیلی زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ ان کے لہجے میں بڑی انکساری ہوتی ہے اور ان کے الفاظ بڑے ملائم اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

اس کی لاعلمی دیکھ کر اور اس کی فریب خوردگی ملاحظہ کرکے میری لوح دماغ پر مرشد اقبال کے قادیانیت کے بارے میں اسی صورت حال کو بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار بجلی بن بن کر کوندنے لگے۔

آپ بھی یہ اشعار پڑھئے اور دیکھئے کہ ملت اسلامیہ کا یہ تمگسار حکیم الامت قادیانیوں کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ایسے مسلمانوں کی سادہ لوحی اور جہالت پر کس طرح رویا ہے۔

مذہب میں بہت تازہ پسند ہے اس کی طبیعت
کرے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگادے
یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

میں نے اس دوست سے کہا "جناب! ہماری تو قادیانیوں سے جنگ ہے۔ آپ کی تو قادیانیوں سے کوئی جنگ نہیں اور نہ آپ ان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں۔ آپ ان کے لئے ایک بے ضرر انسان ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ جیسا شخص جو صرف ساحل کا تماشائی ہے اس کے بارے میں قادیانی کتنے بااخلاق ہیں؟"

میں نے اس سے کہا کہ اے قادیانیوں سے صلح جو انسان ذرا آنکھیں بھی کھول اور کان بھی کھول.....

قادیانیوں کے ٹھنڈے اور ملائم الفاظ ملاحظہ کر
قادیانیوں کے مہکتے جملے سن
قادیانیوں کی میٹھی تحریریں پڑھ
قادیانیوں کی عطر بیز عبارتیں دیکھ
ان کا شیریں لہجہ دیکھ
ان کے طرز تکلم سے کانوں میں رس گھول
ان کے اخلاق عالیہ سے اپنے قلب و جگر کو ٹھنڈا کر

میں نے اسے پوری طرح متوجہ کرکے قادیانیوں کی عبارتیں سنانا شروع کیں۔

○ "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۹ ص ۲۷)

میں نے کہا کہ اس عبارت کی رو سے
تو خدا کا نافرمان ہے۔
تو رسول ؐ کا نافرمان ہے۔
تو جہنمی ہے۔

○ "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکردار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس عبارت کی رو سے
تیری ماں رنڈی ہے اور تو ایک رنڈی کا بیٹا ہے۔

○ "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس عبارت کی رو سے
تو' تیرا باپ' تیرے بھائی' تیرا دادا' تیرا نانا' تیرے چچا' تیرے ماموں وغیرہم سب جنگل کے "سور" اور اسی طرح تیری ماں' تیری نانی' تیری دادی' تیری خالہ' تیری بہنیں..... وغیرہم "کتیوں" سے بڑھی ہوئی ہیں۔

○ "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔" (انوار الاسلام ص ۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس عبارت کی رو سے تو حرام زادہ ہے' تیری ماں زانیہ ہے' تیرا باپ ایک بے غیرت انسان ہے۔

○ "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس عبارت کی رو سے تو کافر ہے۔

○ "اور جو میرے مخالف تھے' ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔" (نزول المسیح مصنفہ مرزا قادیانی حاشیہ ص ۴' مندرجہ کلمۃ الفصل ص ۶۳)

○ "ایک شخص نے حضرت خلیفہ المسیح الاول' حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں؟ فرمایا "اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۱۱ ص ۲۴ بابت نومبر ۱۹۱۳ء اخبار بدر جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء)

اس عبارت کی رو سے

آخرت میں تیری نجات نہیں ہو سکتی اور تو واصل جہنم ہو گا۔

○ "جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ مجھے نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس عبارت کی رو سے...... تو شیطان ہے۔

میں نے اسے کہا کہ میں نے تجھے بتایا کہ قادیانی' اللہ' رسول اللہ' کتاب اللہ' کعبۃ اللہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' احادیث رسول اللہ' امہات المومنین' صحابہ کرام اور اولیائے امت' کے بارے میں کیا کیا بکتے ہیں؟ میں نے تو تجھے صرف تیرے بارے میں بتایا ہے کہ قادیانی تجھ جیسے بے ضرر انسان کو جس کے ہاتھ اور زبان سے انہیں کوئی مزاحمت نہیں سہنا پڑی اس کے بارے میں قادیانیوں کے نظریات کیا ہیں۔

میں نے اسے کہا کہ دیکھ لیا تو نے قادیانیوں کے اخلاق کہ ان کے ہاتھ سے تیری عفت مآب ماں کی عزت بھی محفوظ نہیں' ان کی زبان سے تیری باعصمت بہنوں کی حرمت بھی مامون نہیں۔ ان کے قلم سے تیرے شریف باپ کی آبرو بھی سلامت نہیں۔ تیرے دادا اور نانا جیسی باریش بزرگ ہستیاں بھی ان کی زبان کی نیش زنی سے نہیں بچیں۔

میں نے دیکھا کہ بار ندامت سے اس کی نگاہیں جھک گئی ہیں' اس کا سر نیچے ڈھلک چکا ہے اور اسے اپنے سابقہ طرز فکر پر بڑا تاسف اور افسوس ہے۔

طاہر بھائی! اگر یہ لوگ اندر سے اتنے کالے اور زہریلے ہوتے ہیں تو پھر ظاہری طور پر اتنے بااخلاق اور بامروت کیوں ہوتے ہیں؟ اس نے سوال کیا۔

"دنیا کے ہر لٹیرے اور فریبی کو ایسا ہی روپ اختیار کرنا پڑتا ہے' میں نے جواب دیا۔"

○ جب کوئی خرکار کسی بچے کو اغوا کرنا چاہتا ہے تو اسے بڑے پیار سے اپنے پاس بلاتا ہے۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ ماتھا چومتا ہے اور مسکراتے ہوئے اسے ٹافی کھانے کے لئے دیتا ہے۔ بچہ اسے اپنا ہمدرد سمجھ کر ٹافی منہ میں ڈال لیتا ہے۔ ٹافی میں بے ہوش کرنے والی دوائی ہوتی ہے' ادھر اس نے ٹافی کھائی ادھر وہ بے ہوش ہوا اور جب اسے ہوش آیا تو کسی عقوبت خانے کا اسیر تھا۔ معصوم بچے کو کیا معلوم تھا کہ ٹافی کھانے کے بعد وہ کبھی بھی واپس اپنے گھر نہیں جاسکے گا۔ اس کے کھلونے اس کے منتظر رہ جائیں گے وہ کبھی بھی اپنے بہن بھائیوں کو دیکھ نہ سکے گا۔ اس کی ماں کی ممتا ہمیشہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتی رہے گی اور اس کے باپ کے آنسو ٹپکتی آنکھیں ہمیشہ اسے نگر نگر ڈھونڈتی رہیں گی۔

○ "افغانستان پر جب روس نے حملہ کیا تو ظالم روسی تخریب کار افغانستان کے شہروں اور دیہاتوں میں بچوں کے کھیلنے کی جگہ پر "کھلونے بم" بکھیر دیتے۔ یہ "کھلونے بم" خوبصورت کھلونوں کی شکل میں ہوتے۔ بچے جب ان دیدہ زیب کھلونوں کو دیکھتے تو انہیں اپنے کسی محسن کا تحفہ سمجھتے۔ خوشی سے چمکتے رخساروں کے ساتھ مسکراتے ہوئے ان کھلونوں سے کھیلنے لگتے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد یہ "کھلونے بم" پھٹ جاتے۔ بچے خاک و خون میں تڑپنے لگتے' ان کی معصوم مسکراہٹیں دلدوز چیخوں میں بدل جاتیں۔ کسی کا ہاتھ نہیں ہے۔ کسی کا پاؤں نہیں ہے۔ کسی کی قوت بینائی نہیں ہے۔ کسی کی قوت شنوائی نہیں ہے اور کوئی زندگی کی بازی ہار گیا ہے' وہ جگہ جہاں تھوڑی دیر پہلے ننھے ننھے ہاتھ پاؤں شوخیاں کر رہے تھے اب وہ مقتل بن چکی ہے۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے قہقہوں کی گونج تھی وہاں اب ماؤں کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھالیا ہے۔

○ مچھلی کا شکاری کانٹے پر گوشت کا ٹکڑا لگا کر اسے دریا میں پھینک کر شکار کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ ایک مچھلی کانٹے کے پاس سے گزرتی ہے' گوشت کو دیکھ کر اس کا دل للچانے لگتا ہے اور وہ گوشت کے ٹکڑے کو کسی شفیق انسان کا تحفہ سمجھتی ہے اور دل میں سوچتی ہے کہ یہ شخص مجھ پر کتنا مہربان ہے کہ اس نے اس دریا میں میری ضیافت کا اہتمام کیا یہ سوچ کر وہ منہ کھولے گوشت کے ٹکڑے کی طرف بڑھتی ہے۔ ایک بزرگ مچھلی راستہ روک کر اس کے سامنے آجاتی ہے اور اسے کہتی ہے خبردار! اس گوشت کے ٹکڑے کے پاس مت جانا۔ یہ گوشت کا ٹکڑا کسی محسن کا تحفہ نہیں بلکہ ایک شکاری کا حربہ ہے' جو تمہیں پکڑنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جونہی تم گوشت کھانے لگو گی تیز کانٹا تمہارے منہ میں چبھ جائے گا۔ تم خود کو کانٹے کی گرفت سے چھڑا نہ سکو گی۔ ایک زوردار جھٹکا لگے گا اور تم دریا سے خشکی پر موت کا رقص کر رہی ہو گی۔ تمہارے مرنے کے بعد شکاری تمہارے جسم کی کھال کو کھرچ کھرچ کر اتار پھینکے

باقی ص ۱۹ پر

(قسط نمبر۲)

سچ جو شائع نہ ہو سکا

علامہ ابو ٹیپو خالد الازہری

ایسے بیانات کی ایک مختصر جھلک ملاحظہ فرمائیں:

- شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو صلیبی جنگوں کی یاد تازہ کریں گے۔ (ذوالفقار سندھو' جنرل سیکریٹری پاکستان مسیحی پارٹی)
- مسیحی برادری نے حکومت کی بنیاد پرست پالیسیوں کی وجہ سے اقوام متحدہ سے پاکستان کی امداد بند کرنے کا مطالبہ کردیا۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رہا تو اس ملک کا خانہ خراب کریں گے۔ (جے سالک' کونسلر طارق گل اور دیگر لیڈروں کا خطاب)
- مسیحیوں کے اسرائیل جانے پر پابندی ختم کی جائے اور اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے جائیں۔ (ناظر بھٹی' صدر پاکستان کرسچین کانگریس)
- کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ ہوا تو پاکستان میں بوسنیا کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ (سلیم کھوکھر' ایم پی اے سندھ اسمبلی)
- اقلیت نے پاکستان میں ایک علیحدہ صوبہ کا بھی مطالبہ کیا جس کا نام "ترکستان" ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے اس علاقہ کی بھی نشاندہی کی کہ راوی اور ستلج کے درمیان والا علاقہ ہم عیسائیوں کو دے دیا جائے۔

مسیحی برادری کے ترجمان رسائل و جرائد بعض اوقات ایسی اشتعال انگیز تحریریں شائع کرتے ہیں' جس سے مسلم۔ مسیحی برادری میں بھائی چارے اور مفاہمت کی فضا مجروح ہوتی ہے اور بسا اوقات تو ان اشتعال انگیز تحریروں ہی کے باعث امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نمونہ کے طور پر صرف ایک مسیحی جریدے کی چند تحریریں مع حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

○ لیکن آپ (مسلمان) کے دوزخ میں بھی ہمارے لئے کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ اس میں آپ (مسلمانوں) کے اللہ میاں براجمان ہوں گے۔ (مسیحی ماہنامہ "کلام حق" گوجرانوالہ اگست ۹۳ء صفحہ ۱۴)

○ قرآن کی پہلی الہامی غلطی جبرائیل نے کروائی کہ خدا تین ہیں۔ (سورۃ النساء آیت ۱۷۱) اور معلوم ہوتا ہے کہ ناخواندہ تھا۔ اس نے انجیل مقدس اور بائبل کو نہ پڑھا تھا' ورنہ وہ ایسی غلطی نہ کرتا۔ (مسیحی ماہنامہ "کلام حق" اکتوبر ۹۳ء صفحہ ۱۰)

○ تمہارے خدا اپنی ذات الٰہی کے ظہور و تجسم پر قادر ہے۔ نہ وہ پیار بھرا آسمانی باپ ہے' نہ اس نے گناہ گاروں کی نجات کا خود انتظام کیا تھا۔ (ایضاً" صفحہ ۱۱)

وطن عزیز کی ۱.۵۲ فیصد مسیحی آبادی کے ترجمان رسائل و جرائد اگر اس طرح کی اشتعال انگیز تحریریں شائع کریں گے تو اس بات کی کیسے ضمانت دی جاسکتی ہے کہ اکثریتی آبادی کا کوئی جذباتی فرد کسی بھی وقت قانون کو ہاتھ میں نہیں لے گا۔ مسیحی برادری کو اس امر پر بھی غور کرنا چاہئے۔

جہاں تک سابق اقلیتی وزیر جے سالک کا تعلق ہے' یہ ایک حقیقت ہے' جس سے انکار ممکن نہیں کہ جے سالک حادثاتی طور پر اقلیتی (ایم این اے) منتخب ہوئے ورنہ وہ اس سے پہلے باقاعدہ گندی نالیاں اور گٹر وغیرہ صاف کیا کرتے تھے اور لوگ انہیں " بھکوچوڑا" کے نام سے پکارتے تھے۔ جے سالک خود کہتے ہیں کہ انہیں اپنے ماضی پر فخر ہے۔ مقولہ ہے کہ جو کچھ برتن کے اندر ہوتا ہے' وہی باہر ٹپکتا ہے..... لہٰذا جے سالک اخبارات و رسائل میں خبریں چھپوانے کے لئے ایسی گھٹیا حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں' جو اخبار نویسوں کے نزدیک واقعی خبر ہوتی ہے۔ یعنی "انسان نے کتے کو کاٹ لیا۔" جے سالک کا ٹاٹ کا لباس پہننا' صلیب پر لٹکنا' اپنے گھر کا سامان مال روڈ پر نذر آتش کرکے اس کی راکھ اپنے سر پر ڈالنا' زندہ دفن ہونے کی دھمکی دینا' اپنا گھر چھوڑ کر چڑیا گھر لاہور کے سامنے اپنی بیوی کے ہمراہ خیمہ زن ہونا' منہ میں چوسنی لینا' پیدل مارچ' اونٹ مارچ' اسمبلی میں جوتیاں چھوڑ کر ننگے پاؤں باہر نکل آنا محض ڈرامہ بازی ہے' جو ایک ایم این اے کو زیب نہیں دیتی۔ جے سالک اخبارات کی زینت بننے کی خاطر بعض اوقات قانون شکنی کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔ انہوں نے بحیثیت ایم این اے ۱۱ر اپریل ۱۹۹۳ء کو کراچی میں اپنے بیٹے ڈیوڈ سالک کے ہمراہ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کی اعلانیہ خلاف ورزی کی' جس پر پولیس نے ان کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا مگر انہیں گرفتار نہ کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد بھی یہ مقدمہ

خود بخود ختم ہوگیا۔ اخبارات نے اس پورے واقعہ کو باتصویر شائع کیا' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ پہلے ہی سے طے شدہ تھا۔ اسی طرح انہوں نے ۶ / نومبر ۹۲ء کو اعلان کیا کہ ۲۵ / دسمبر ۹۲ء کو عیسائی عوام کے مقدس دن کے موقع پر وہ حکومت پاکستان کو' پاکستان کے کسی بھی شہر میں جلسہ عام نہیں کرنے دیں گے۔ اگر حکومت یا کسی اور نے جلسہ عام کرنے کی کوشش کی' تو اس کے مقابلہ میں "ٹائر جلاؤ' دھواں پھیلاؤ" مہم کا آغاز کردیا جائے گا اور جلسہ گاہ میں پھرمار دوائی چھینکی جائے گی اور اسٹیج پر قبضہ کرلیا جائے گا۔

جے سالک اسلام اور مسلمانوں کی دل آزاری کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ وہ اکثر اپنی تقاریر میں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں تلاوت قرآن مجید نہیں ہوئی تھی' جس کا مطلب یہ تھا کہ پاکستان ایک سیکولر ملک ہے' جہاں مذہب اور عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں' اس لئے قومی اسمبلی کے اجلاس کے شروع میں بھی تلاوت قرآن مجید نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے برعکس جے سالک اپنی ہر تقریر کے شروع میں انجیل کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور یہ آیت تو وہ اکثر دہراتے ہیں کہ "خداوند خدا یوں فرماتے ہیں کہ تو خوف نہ کر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔"

۱۹۹۵ء میں جے سالک کے محکمہ بہبود آبادی نے ایک ٹیبل کیلنڈر شائع کیا' جس کے ماہ جولائی کے صفحہ پر ۲۷ ویں پارے کی سورہ الحدید کی آیت نمبر ۲۰ کو مع ترجمہ کے شائع کیا گیا مگر اس آیت مبارکہ میں کئی تبدیلیاں کرکے اپنے مطلب کا مفہوم نکالا گیا۔ آیت مقدسہ کو شائع کرتے وقت آیت مبارکہ کے پہلے دس گیارہ الفاظ لینے کے بعد درمیان میں سے ۱۸ الفاظ چھوڑ کر آخری الفاظ شامل کرلئے گئے۔ نعوذ باللہ اس طرح تحریف شدہ عبارت کو سورہ الحدید کی آیت نمبر ۲۰ قرار دیا گیا جس سے آیت کا مفہوم اور ترجمہ بالکل تبدیل ہوگیا۔ محکمہ بہبود آبادی نے قرآن پاک میں تحریف کی ناپاک جسارت کی کیونکہ اس طرح آیت کا مفہوم بدل سکتا ہے اور معنی کچھ کے کچھ نکل سکتے ہیں۔ محکمہ کی اس شرمناک حرکت پر جے سالک کو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احساس ہوتا تو مستعفی ہوجاتے لیکن وہ نہ مستعفی ہوئے اور نہ ہی انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی معذرت کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور تھا۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق جے سالک نے محکمہ بہبود آبادی کے وفاقی وزیر کی حیثیت سے محکمہ کے فنڈز سے ۴ ارب روپے سے زائد کی رقم خردبرد کی اور حکومت محض جے سالک کی چرب زبانی' ڈرامہ بازی اور عیسائی ممالک میں مضبوط لابنگ کے باعث اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے پر مجبور ہے۔ جے سالک نے اس خرد برد کی رقم سے میڈیا میں خاصا اثر و رسوخ پیدا کیا' جو ہر مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیتا ہے' جس کی وجہ سے یہ کرپٹ آدمی ہر قسم کے احتساب سے آزاد ہے' یا یوں کہئے کہ حکومت نے جے سالک سے خفیہ سمجھوتہ کرلیا ہے کہ نہ تم ہمیں صدمے دوگے اور نہ ہم تمہیں رسوا کریں گے۔

میں نے جے سالک سے چند سال پیشتر لاہور ہائی کورٹ میں ملاقات کی تھی اور اپنی ملاقات میں ان سے عرض کیا تھا کہ قادیانی حضرات اپنے انگریزی نبی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے سرعام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں انتہائی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں' آپ کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ ملاقات کے دوران میں نے انہیں مرزا قادیانی کی اصل کتب بھی دکھائیں تاکہ کوئی شبہ نہ رہ جائے۔ میں انتہائی کرب اور مجبوری کے ساتھ چند حوالہ جات بطور نمونہ پیش کرتا ہوں:

⬅ "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (حاشیہ "انجام آتھم" ص ۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۸۹ از مرزا قادیانی)

⬅ "نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے' یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔" (حاشیہ "انجام آتھم" ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۱ ص ۲۹۰ از مرزا قادیانی)

⬅ "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا' اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔" (حاشیہ "انجام آتھم" ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۱ ص ۲۹۰ از مرزا قادیانی)

⬅ "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا

کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (انجام آتھم ص ۷ مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۱ ص ۲۹۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

⬅ "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے' اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔" (کشتی نوح حاشیہ ص ۷۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۷۱ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا' اس لئے اس نے اپنے لئے جواز پیدا کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ گھناؤنا اور بے بنیاد الزام لگادیا۔ (نعوذباللہ)

⬅ "یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے' اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔" (ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۲۹۶ از مرزا قادیانی)

⬅ "لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی' بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی' اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام "حصور" رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (مقدمہ "دافع البلاء" ص ۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۰ از مرزا قادیانی)

⬅ "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (مقدمہ "دافع البلاء" ص ۱۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸' ص ۲۳۳ از مرزا قادیانی)

⬅ "یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی) کے لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔" (تریاق القلوب ص ۸۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص نمبر ۲۱۷ از مرزا قادیانی)

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"
(دافع البلاء ص ۲۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۴۰ از مرزا قادیانی)

انہوں نے میری تمام گفتگو بڑی توجہ اور انہماک سے سنی اور پھر اس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ فرمایا اس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میں بہت زیادہ پریشان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخ کے لئے کسی قسم کی سزا کا مطالبہ نہیں کرتے اور ویسے بھی یہ ہمارا اور قادیانیوں کا معاملہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مسلمانوں سے زیادہ مسیحی حضرات کا حق ہے۔ جب ہم اس پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتے تو آپ کو کیا تکلیف ہوتی ہے۔" بالکل یہی باتیں انہوں نے گوجرہ میں ۸/ نومبر ۱۹۹۳ء کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں جو اگلے روز اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ان حقائق سے آپ بجے سالک کی مذہبی غیرت و حمیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

گزشتہ سال شانتی نگر ضلع خانیوال میں مسلم عیسائی فسادات کو مغربی میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی اور بھارت سمیت تمام اسلام دشمن ممالک نے اس واقعہ کو اچھال کر پوری دنیا میں اہل پاکستان کو رسوا کیا۔ بجے سالک سمیت مختلف عیسائی راہنماؤں اور نام نہاد حقوق انسانی کی تنظیموں نے اس واقعہ کی آڑ میں بیرونی ممالک سے اربوں روپے کے فنڈ حاصل کرکے پاکستان کے خلاف زبردست لابنگ اور پروپیگنڈہ کیا۔ حکومت نے فوری طور پر اس واقعہ کی مکمل غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس تنویر احمد خان پر مشتمل یک رکنی ٹریبونل قائم کیا' جنہوں نے خانیوال جاکر اس سارے وقوع کی تحقیقات کی اور بیانات قلم بند کئے۔ عیسائی تنظیموں نے اس ٹریبونل پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ ٹریبونل نے اپنی رپورٹ میں اس المناک واقعہ کا ذمہ دار نور نبی نامی قادیانی کو ٹھہرایا جو ضلع خانیوال کی قادیانی جماعت کا امیر ہے۔ قادیانی چاہتے تھے کہ پورے ملک میں مسلم عیسائی فسادات شروع ہوجائیں اور پاکستان کا وقار پوری دنیا میں متاثر ہو اور وہی ہوا لیکن اس واقعہ کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ حکومت نے آج تک ٹریبونل کی طرف سے اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیئے جانے والے نور نبی قادیانی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

جہاں تک بجے سالک کے ایماندار ہونے کا تعلق ہے' ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حکومت پاکستان کی طرف سے مئی ۱۹۹۳ء میں جاری ہونے والے کروڑوں روپے کے ترقیاتی فنڈ کو کہاں خرچ کیا؟ آپ یہ [illegible] کر حوالہ

ہوں گے کہ جے سالک نے اپنی انتخابی مہم کے دوران دیگر بھاری اخراجات کے علاوہ "جے سالک ایک بار پھر تولا جائے" کے عنوان سے بڑے سائز کا چار رنگی بھاری بھرکم ضخیم رسالہ شائع کیا' جس میں انہوں نے قومی اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والی اپنی خبروں اور مضامین کو جمع کیا ہے۔ انہوں نے اس رسالہ کو اپنے وسیع حلقہ کے علاوہ ہر خاص و عام تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔ اگر اس رسالہ پر آنے والی محتاط لاگت صرف ۱۰۰ روپے ہی لگائی جائے تب بھی کم از کم دس ہزار رسالہ شائع کرنے پر اس کی مجموعی لاگت دس لاکھ روپے بنتی ہے اور میرا چیلنج ہے کہ اس قسم کا قیمتی رسالہ پورے پاکستان میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں سمیت کسی بھی ایم این اے کو شائع کرنے کی آج تک جرات نہیں ہوئی۔ یہ اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں' یہ ایک معمہ ہے۔ پی ڈبلیو ڈی کی لیبر یونین کے عہدیداروں اور مسیحی رہنماؤں کی طرف سے جے سالک پر شدت سے یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ محکمے کی طرف سے دیئے جانے والے ٹھیکوں کا ۱۸ فیصد کمیشن حاصل کرکے اپنے منظور نظر ٹھیکیدار کو ٹھیکے دیتے تھے جس سے پی ڈبلیو ڈی کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا جس پر ان لوگوں نے احتساب سیل سے بھی جے سالک کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

ابھی چند دن پیشتر لاہور کے ایک سول جج نے جے سالک کو بذریعہ اشتہار عدالت میں طلب کرنے کا حکم جاری کیا۔ جے سالک کے خلاف ایک خاتون ڈاکٹر نگہت ہمدانی نے اپنے مکان سے بیدخلی اور کرایہ کی وصولی کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ تفصیلات کے مطابق گلبرگ کی رہائشی مدعیہ نے اپنے دعویٰ میں موقف اختیار کیا ہے کہ اس نے جے سالک کو اپنے ۲۲ر کے گلبرگ ۳ میں واقع گھر کا اوپر والا حصہ کرایہ پر دیا۔ ماہانہ کرایہ ۷ ہزار روپے تھا اور طے پایا تھا کہ جے سالک ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک کرایہ ادا کیا کرے گا۔ دعویٰ میں کہا گیا ہے کہ جے سالک اپریل ۱۹۹۶ء تک باقاعدگی سے کرایہ ادا کرتا رہا' بعد میں اچانک اس نے کرایہ ادا کرنا بند کردیا اور اس نے اپنے آپ کو "رینٹ رسٹرکشن آرڈی نینس" کی شرائط کے مطابق نادہندہ تسلیم کرلیا۔ جے سالک کے ذمہ اب تک ۱۸ ماہ کا ایک لاکھ ۲۶ ہزار روپے کرایہ واجب الادا ہے۔ دعویٰ میں کہا گیا ہے کہ مدعیہ نے جے سالک کو ۲ قانونی نوٹس بھجوائے جس پر پہلے اس نے کرایہ ادا کرنے کے لئے وقت مانگا اور بعد میں صاف انکار کردیا۔ مدعیہ کا کہنا ہے کہ اس نے جے سالک کو سیاست دان ہونے کی وجہ سے اپنا مکان کرایہ پر دیا تھا' مگر اس کے رویہ کی وجہ سے اب وہ اس کی نظروں سے گر چکا ہے۔ اس نے مکان گھریلو استعمال کے لئے لیا جسے بعد میں اس نے سیاسی دفتر بنالیا۔ طرح طرح کے لوگ گھر میں آتے تھے' اس سے مدعیہ کی جائیداد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ دعویٰ میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ جے سالک سے پچھلا کرایہ دلوا کر مکان خالی کرایا جائے۔ عدالت نے دعویٰ کی سماعت ۱۱ر مارچ تک ملتوی کردی ہے۔

جے سالک وزیر بننے سے پہلے گندے تیل کو غیر قانونی طور پر صاف کرانے کا کاروبار کرتے تھے (گندہ تیل یعنی استعمال شدہ موبل آئل کو غیر قانونی طور پر دوبارہ صاف کرنے کا کام) وزیر بننے کے بعد انہوں نے بے نظیر حکومت کو پاکستان سے سور دوسرے ممالک کو بھجوانے کا ٹھیکہ لینے کی درخواست دی۔ وہ پاکستان کو پوری دنیا میں سور کے ایکسپورٹر کے طور پر روشناس کرانا چاہتے تھے۔ نہ معلوم پھر اس درخواست کا کیا بنا؟

ان تمام مذکورہ "کارناموں" کے عوض ۱۹۹۵ء میں بے نظیر حکومت نے جے سالک کو نوبل انعام کے لئے اپنے امیدوار کے طور پر نامزد کیا۔ اس پر ہمیں قطعاً" کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ اگر جناب جہانگیر بدر ایسا جیالا چیف جسٹس آف پاکستان کے اہم ترین عہدہ کے لئے بے نظیر بھٹو کے حسن انتخاب میں سما سکتا ہے تو جے سالک تو "ترقی معکوس" میں ان سے کسی طور بھی کم نہیں۔ میں انہی معروضات کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب : جوڑوں کا درد' اسباب و علاج طب یونانی اور ہومیو پیتھی کی روشنی میں

ترتیب : رانا محمد اشرف (ایم-اے)

ناشر : ادارہ تالیفات اشرفیہ و مجلس صیانۃ المسلمین' مسجد تھانے والی ہارون آباد ضلع بہاولنگر

ضخامت : ۱۲۸ صفحات

قیمت : ۲۵ روپے

زیر نظر رسالہ میں مرتب موصوف نے تو ماہر ڈاکٹرز اور حاذق حکماء کے جوڑوں کے درد کے مجرب نسخہ جات کو ترتیب دے کر افادہ عام کے لئے شائع کیا ہے۔ ڈاکٹرز اور حکماء کے نام یہ ہیں:

شیخ الرئیس ابو علی سینا' ڈاکٹر محمد خالد غزنوی لاہور' حکیم محمد مصطفیٰ بجنوری انڈیا' حکیم محمد حسین ابراہیمی خانپور' حکیم محمد عبداللہ جہانیاں' حکیم ایس۔ایم اقبال کراچی' حکیم حافظ محمد اجمل خان دہلوی' حکیم محمد شریف جگرانوی لاہور' حکیم محمد حسن قریشی۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

عبدالماجد لیکچرار، مانسہرہ

ترقی پسند روشن خیال اور لبرل مسلمان

ایک تنقیدی جائزہ

جدید ذرائع ابلاغ کی ترقی کی وجہ سے تہذیب و ثقافت کے اثرات پوری دنیا کی طرح عالم اسلام میں بھی پہنچے اور ان مذموم و مسموم اثرات کی وجہ سے امت مسلمہ کا ایک بڑا حصہ گمراہ ہوکر اسلام کو ایک قصہ پارینہ سمجھنے لگا۔ مغربی تہذیب و ثقافت کے زیر اثر ایسے مسلمان وجود میں آئے جو اگرچہ کہلاتے تو مسلمان ہیں، لیکن اسلام سے عملی طور پر ان کا کوئی تعلق نہیں۔ شعوری اور لاشعوری طور پر ان کے اذہان پر یہ مفروضہ مسلط ہے کہ حق وہ ہے جس کو مغرب حق سمجھتا ہے، باطل وہ ہے جس کو ساحران فرنگ باطل قرار دیں۔ حق، صداقت، تہذیب و ثقافت، اخلاق، شائستگی ہر ایک کا معیار ان کے نزدیک وہ ہے جو مغرب نے مقرر کیا ہے ایسے لبرل مسلمانوں کے وجود اور ان کے رہن سہن کے طور طریقے زبان حال سے یہ شہادت دے رہے ہیں کہ۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اپنے آپ کو روشن خیال، ترقی پسند اور لبرل مسلمان کہلوانے والے ایک دن کی پیداوار نہیں بلکہ ان کی پشت پر لمبی تاریخ ہے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

ایسے روشن خیال مسلمانوں کے اخلاق و کردار کا اگر مشاہدہ کرنا ہو تو پاکستان ٹیلی ویژن کے مختلف پروگراموں کو دیکھ لیں۔ فحاشی، عریانی، ناچ گانے، ڈسکو اور پاپ موسیقی کے مظاہرے روزانہ کیے جاتے ہیں۔ ہر ڈرامہ کا مرکزی کردار جنسی جذبات کا بھڑکانا ہوتا ہے۔ فلم تو خیر ڈرامہ سے ایک قدم آگے ہے وہاں تو کوئی اخلاقی قید نہیں۔ حکومت پاکستان نے پی ٹی وی کی باگ ڈور ایسے آزاد خیال مغرب زدہ اور یورپی تہذیب و ثقافت کے دلدادہ لوگوں کے ہاتھ میں تھمادی ہے جن کی "رعنائیوں" کے سامنے ہندو اور مغربی تہذیبیں دھندلانے لگی ہیں بلکہ پی ٹی وی تو آج کل ڈش انٹینا کو بھی پیچھے چھوڑنے کی فکر میں ہے یہی وجہ ہے کہ سابق ہندوستانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی نے کچھ عرصہ پہلے یہ بیان دیا تھا کہ "ہماری ثقافتی یلغار نے پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کردی ہیں، بھارت نے ایسی جنگ جیت لی ہے جو ہتھیاروں سے جیتنا ممکن نہ تھی، آج پاکستان کا بچہ بچہ ہندوستانی ثقافت کا دلدادہ ہے، پی ٹی وی نے ہمارا کام آسان کردیا ہے۔"

۱۔ میرے ایک دوست آکسفورڈ سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اس سال وطن واپس آئے تو کہنے لگے کہ برطانیہ کے ٹی وی پر سیکسی پروگراموں کی شرح بتدریج کم ہو رہی ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسے پروگراموں میں گزشتہ سال سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ اضافہ کیوں نہ ہو جبکہ ہمارے سابق وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات جناب خالد احمد خان کھرل نے کہا تھا کہ "لڑکی اور لڑکے کا ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر گانا اور ڈانس کرنا فحاشی نہیں، بلکہ ہماری ثقافت ہے۔"

۲۔ انہی وزیر موصوف سے لوگوں نے کہا کہ صاحب پی ٹی وی پر فحش پروگرام آنے لگے ہیں تو کہنے لگے جو چیز ناپسند ہو اسے نہ دیکھو۔

گویا آج ہمارا ٹی وی انہی روشن خیال لبرل مسلمانوں کی "روشن خیالی" پیش کررہا ہے ایسے لبرل مسلمانوں کا مطمع نظر ہی یہ ہے کہ "آئیں کھائیں پئیں اور لذت بخش چیزوں سے سرور حاصل کریں کیونکہ کل تو ہم مرجائیں گے۔" دوسرے الفاظ میں وہ اس مصرع کے مصداق ہیں۔

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

قرآن حکیم نے ایسے لوگوں کے کردار کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ "وہ لوگ صرف اس دنیا کی ظاہری زندگی کو جانتے ہیں اور ان کی ساری تگ و دو اسی کے لئے ہے اور آخرت (کی حقیقی حیات) سے وہ غافل ہیں۔"

مشاغل:

ایسے لبرل مسلمانوں کے مشاغل میں سرفہرست دولت کو جائز و ناجائز ذریعے سے اکٹھا کرکے اپنی عیاشیوں میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ دن رات رقص و سرود اور ناچ گانوں کی محفلوں میں شرکت ہوتی رہتی ہے۔ شراب ان کے ہاں عام مشروب کا درجہ رکھتی ہے۔ وہ سود کو نفع کا نام دے کر خوب کھاتے ہیں اور بینکوں سے لاکھوں کروڑوں کے قرضے لے کر بعد میں معاف کروانا ایسے روشن خیال مسلمانوں کا عام مشغلہ ہے۔ ہمارے حکمرانوں اور منتخب نمائندوں میں اکثریت کا یہی حال ہے وہ اپنے اقتدار کی جنگ میں مصروف عوام الناس کا خون نچوڑنے اور دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے میں سرگرم عمل

ہیں۔ ان کی مثال گنے کی اس مشین کی سی ہے‘ جس میں گنے کو مروڑ مروڑ کر ایک ایک قطرہ نکال لیا جاتا ہے۔ ان کا طرز عمل عوام کے ساتھ ایسا ہی ہے جن پر بھاری ٹیکس لگا کر وہ اپنی عیاشیوں کو وسعت دیتے ہیں۔ افسر شاہی یا انتظامیہ یعنی وہ لوگ جو انصاف پر مامور ہیں انہوں نے ظلم کو اپنے منشور میں شامل کرلیا ہے۔ عوام کے ساتھ ان کا سلوک غیر ملکی آقاؤں جیسا ہے۔

افکارو نظریات:

ایسے نام نہاد مسلمان چونکہ اسلام پر عمل پیرا نہیں بلکہ مغربی افکار و نظریات سے بہت زیادہ متاثر ہیں اس لئے وہ اپنے نظریات اور خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قرآنی آیات کی ایسی تاویلات و تعبیرات کرتے ہیں جو چودہ سو سال کے دوران کسی مفسر نے نہیں کی۔

ولے تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرائیل و مصطفیٰ را

ایسے ہی ایک لبر مسلمان سے (جو کہ ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہیں) بات چیت ہوئی۔ کہنے لگے "صاحب خدا تعالیٰ نے انسان کو اتنی اچھی صورت میں پیدا فرما کر کیسے جہنم میں ڈال دے گا؟" وہ کہنے لگے جہنم وغیرہ کا تصور صرف انسان کو ڈرانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت میں کوئی ایسی بات واقع نہیں ہوگی۔ ایک دوسرے روشن خیال مسلمان سے بات چیت ہوئی کہنے لگے کہ "بھائی نمازیں بھی پڑھتے رہو اور فلمیں وغیرہ بھی دیکھتے جاؤ کیونکہ ہر چیز کا اپنا اپنا مقام ہے۔" اسی طرح ایک اور تجدید پسند اور لبرل مسلمان کہنے لگا کہ عورت پر جو پابندیاں عائد ہیں وہ کل کی کل بے جا ہیں۔ عورتوں کو کھلی آزادی ہونی چاہئے تاکہ وہ زندگی کے ہر میدان میں آزادی سے کام کرسکیں۔ مزید کہنے لگے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ لوگوں کا خود ساختہ ہے ورنہ سب مسلمان ہیں اور ان پر جو پابندیاں ہیں وہ انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اسلام کے قوانین چودہ سو سال پرانے ہیں‘ اس لئے آج کے دور میں قابل عمل نہیں ہیں بلکہ اجتہاد کی ضرورت ہے جیسے کہ احمد فراز نے کہا "آج کے دور میں پورے اسلام پر نظرثانی کی ضرورت ہے اور نمازوں کی تعداد پانچ کی بجائے تین ہونا چاہئے۔" (نعوذباللہ) ان ترقی پسند مسلمانوں کا خیال ہے کہ اجتہاد کی اجازت ہر مسلمان کو حاصل ہونی چاہئے (چاہے اس نے ایک دن بھی قرآن و سنت کو سمجھنے میں نہ لگایا ہو۔) گویا ان کے اجتہاد کا مطلب قرآنی تعلیمات کو وقت کے غلط تقاضوں کے مطابق تبدیل کرنے سے ہے۔ بقول ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم "ہماری موجودہ اجتہاد کی خواہش اسلام کی محبت کا نتیجہ نہیں‘ اسلام کی پوشیدہ نفرت اور غیر اسلامی نظریات کی چھپی ہوئی محبت اور ستائش کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصود در حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے احکام کو اس طرح بدل دیا جائے کہ وہ ہمارے ان خیالات و تصورات سے ہم آہنگ ہوجائیں جو ہم نے غیر اسلامی نظریات سے مستعار لئے ہیں۔" اقبال کے الفاظ میں۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

اسلامی حدود کے حوالہ سے لبرل وزیروں کے علاوہ ہماری سابق وزیر اعظم صاحبہ نے بھی یہ کہہ کر اپنے لبرل ہونے کا ثبوت دیا تھا کہ "یہ سزائیں غیر انسانی اور وحشیانہ ہیں" مزید برآں حکومت کے موجودہ فیصلے نے تو ان لوگوں کی اسلام دشمنی کو واضح کردیا کہ عورت کی سزائے موت ختم کرکے اسے عمر قید میں تبدیل کردیا۔ ایسے فیصلوں سے ہماری لبرل حکومت کسے خوش کرنا چاہتی ہے؟ اس ساری جدوجہد کا مقصد اپنے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ تمام کوششیں نیو ورلڈ آرڈر کے ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ہیں۔

سماجی ڈھانچے پر مغرب کی یلغار اور اس کا نتیجہ:

مغرب چونکہ سمجھتا ہے کہ حکمران طبقہ تو کامل طور پر ہمارے رنگ میں رنگ چکا ہے اور معاشی خرمستیوں نے انہیں بین الاقوامی مالیاتی اداروں کا بھکاری بنادیا ہے لیکن پاکستان کا معاشرتی ڈھانچہ ابھی تک کافی حد تک مغربی اثر سے بچا ہوا ہے یہ وہ آخری مورچہ ہے جو مغرب کا ہدف نگاہ ہے اور مغرب آج کل اسی مورچہ پر پوری طرح حملہ آور ہے اور ہمارا ٹی وی اس میں ان کی مکمل مدد کررہا ہے امریکہ نے اس معاملہ میں اقوام متحدہ کو اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے۔ قاہرہ کانفرنس اور بیجنگ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد اسی سماجی ڈھانچہ کی شکست و ریخت ہے اگرچہ نام اس کا "خواتین کی ترقی اور بہبود" رکھ لیا ہے۔ بہبود آبادی کے تمام اشتہارات اسی ایجنڈے کو عملی شکل دینے کی مذموم کوشش ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے سندھ کے بعض علاقوں میں ریسرچ کے نام پر کئی انگریز اسکالر دیہاتوں اور محلوں میں یہ معلومات کررہے ہیں کہ یہاں صدیوں پر اتنا منظم اور مربوط خاندانی نظام کیسے چل رہا ہے۔ پردادا سے لیکر پڑپوتے تک ایک حویلی میں کیسے گزر بسر کررہے ہیں۔ چھوٹے موٹے اختلافات اور ہلکی پھلکی خاندانی رنجشوں کے باوجود جوائنٹ فیملی سسٹم کیوں کر قائم ہے۔ وہ کیا اسباب و عوامل ہیں جو خاندانوں کی مضبوطی کے لئے سیمنٹ کا کام دیتے ہیں چنانچہ اہل مغرب ان اسباب و عوامل اور بنیادوں پر تیشہ چلانے کی فکر میں ہیں تاکہ پاکستان میں بھی سماجی انارکی پیدا کی جائے۔ اس کے لئے آج کل ہمارا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کامل طور پر مصروف بہ عمل ہے‘ کبھی بہبود آبادی کے نام پر کبھی عورت کے حقوق آزادی کی آڑ لے کر اور کبھی انسانی حقوق کی پناہ لیتے ہوئے ہمارے

لبرل مسلمان اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے دامن چھڑانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس آزادی کے نتیجے میں ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو امریکہ اور دوسرے ممالک میں ہوا ہے۔

ڈاکٹر تاجوروک جو کہ یوگوسلاویہ کے ماہر نفسیات ہیں لکھتے ہیں "ایک خاندان جو ملکی طور پر تباہ ہوگیا ہے یا تباہی کے دہانے پر ہو ایک نوجوان کے دماغ میں ایسے عارضے پیدا کردیتا ہے کہ وہ ذہنی دباؤ سے نجات حاصل کرنے کے لئے "حفاظتی طریقوں" کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔" والد اور والدہ کی تقسیم یا بٹی ہوئی محبت اور خاندان کا انتشار جو تمام دنیا میں عام ہورہا ہے ایک ایسا ماحول پیدا کردیتا ہے، جس سے اندرونی طور پر ناراضگی پروان چڑھتی ہے اور بیرونی دنیا میں اس کا اظہار بغاوت یا ناراضگی کی صورت میں ہوتا ہے۔ پھر ایسی منفعل، مضمحل اور قابل رحم حالت آجاتی ہے کہ انسان منشیات کا استعمال کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

اخلاقی حدود سے آزادی کے نتائج کیا ہوتے ہیں ایک امریکی مفکر رابرٹ ماسکن کے الفاظ ہیں "ہماری نسل تمام اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہوچکی ہے، یہ آزادی سے شراب پیتی، جوا کھیلتی اور باہمی جنسی روابط قائم کرتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ پورا ملک شدید اخلاقی بحران کا شکار ہوچکا ہے۔ آپ کو جابجا منشیات کے عادی نوجوان، حاملہ دوشیزائیں، کنواری مائیں اور حرامی بچے غول کے غول نظر آئیں گے۔ اگر یہ صورت اسی طرح برقرار رہی تو امریکہ جرائم پیشہ اوباشوں اور وحشیوں کا ملک بن جائے گا۔"

برطانیہ میں لبرل ازم کے کیا ہولناک نتائج سامنے آئے ملاحظہ ہو ایک رپورٹ "برطانیہ میں ۱۹۹۲ء کے دوران ۲۴ فیصد خواتین شادی شدہ زندگی سے باہر حاملہ ہوئیں دس سال قبل یہ تعداد ۳۰ فیصد تھی محکمہ مردم شماری کے مطابق ان میں سے ایک تہائی سے قدرے زیادہ حاملہ خواتین نے اسقاط حمل کرایا اور ہر دس میں سے چھ یا آٹھ بچے شادی شدہ زندگی سے باہر ہوئے جو ۱۸ فیصد اضافہ تھا۔ محکمہ کے مطابق ۱۹۹۲ء کے دوران ۸ لاکھ ۲۸ ہزار خواتین حاملہ ہوئیں جو سابق سالوں کی بانسبت ۳ فیصد یا ۲۷ ہزار کم تھیں۔ ۸ لاکھ ۲۸ ہزار میں سے ۱۹ فیصد اسقاط حمل ہوئے۔ ۱۶ سال سے کم عمر کی ۵۱ فیصد لڑکیوں نے اسقاط حمل کرائے۔" مزید رپورٹ ملاحظہ ہو "۱۹۹۲ء میں غیر شادی شدہ کے اکٹھے رہنے اور اس کے نتیجے میں خواتین کے حاملہ ہونے کی تعداد ۲۴ فیصد تھی اور اب ۱۹۹۵ء کے وسط تک اس میں اور اضافہ ہوگیا۔ محکمہ مردم شماری کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں نصف سے زیادہ خواتین بغیر شادی کئے حاملہ ہوگئی ہیں یہ تناسب ۱۹۹۲ء میں ۲۴ فیصد تھا اور دس سال قبل ۳۰ فیصد تھا....... اور شادیوں کی تعداد گھٹ کر تین لاکھ سے بھی کم ہوگئی۔"

تہذیب و ثقافت کا زوال..... جنسی آزادی کا انجام:

کیمرج یونیورسٹی کے پروفیسر جی ڈی انون نے برسوں جنس پر تحقیق کی اور یہ دیکھنے کے لئے کہ مرد و زن کے آزادانہ اختلاط اور بے لگام جذبہ جنس کا اثر تہذیب پر کیا پڑتا ہے اس نے (۸۰) اقوام و قبائل کا بغور مطالعہ کیا اور پونے چھ سو صفحات کی ایک کتاب "سیکس اینڈ کلچر" کے عنوان سے لکھی۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ "(جنسیات) اور کلچر کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جذبہ جنس پر قابو پانے کے بعد انسان میں ایک خاص قسم کی توانائی پیدا ہوجاتی ہے جس سے معاشرہ کے کسی بلند نصب العین کی تکمیل کا کام لیا جاسکتا ہے۔ جو لوگ عیاشی و شہوت رانی میں پڑجاتے ہیں ان کی توانائی اتنی کم ہوجاتی ہے کہ وہ کوئی بڑا کام مثلاً "ایجاد، تحقیق، تصنیف، تسخیر وغیرہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ ان کے قوائے عمل پر اوس پڑجاتی ہے اور ان کی بصیرت و ذہانت دھندلا جاتی ہے۔ قدیم زمانے میں سمیریوں، بابلیوں اور مصریوں کا عروج، ساتویں صدی میں قیصر و کسریٰ پر عربوں (مسلمانوں) کی یلغار سب اسی داخلی توانائی کے کرشمے تھے۔ دوسری طرف جنسی آزادی تباہی لاتی ہے" آگے وہ لکھتا ہے "جذبہ جنس کی بے لگامی بلاشبہ زوال تہذیب کا سبب بن جاتی ہے۔"

آگے وہ لکھتا ہے اسی (۸۰) اقوام و قبائل کے حالات کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تمدن کی بلند ترین سطح پر وہی لوگ پہنچتے ہیں جو نکاح سے پہلے لڑکیوں کو جنسی تعلق قائم رکھنے کی اجازت نہیں دیتے اگر کسی سوسائٹی میں خواتین کا تعلق صرف اپنے شوہروں سے ہو تو اس کی توانائی بہت بڑھ جاتی ہے۔

سنگاپور کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز دانشور لی کو آن یو نے موجودہ فحاشی پر جنسی بے راہ روی کے بارے میں کہا "فحاشی تہذیب کا بیڑہ غرق کردے گی۔ حکومتوں کو چاہئے کہ غلط اور صحیح کے درمیان لکیر کھینچ دیں...... اگر ہر کوئی شخص ایک تھالی کے برابر ڈش انٹینا سے عریانیت حاصل کرنے لگ جائے تو حکومت کو کچھ کرنا چاہئے ورنہ ہماری نوجوان نسل اور انسانی تمدن تباہ ہوجائیں گے۔"

مذکورہ بالا شواہد کے علاوہ موجودہ لبرل مسلمانوں کے لئے اسپین کے آخری مسلم فرمانروا ابوعبداللہ کا ایک جملہ بڑا عبرت آموز ہے جو اس نے الحمرا سے نکلتے وقت عیسائیوں کو چابیاں سپرد کرتے ہوئے کہا تھا کہ "جاؤ اب ان قلعوں پر قبضہ کرلو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری بداعمالیوں (عیاشیوں اور تن آسانیوں) کے سبب ہمارے قبضے سے نکال کر تمہارے قبضے میں

دے دیا“۔

تاریخ نے قوموں کا وہ دور بھی دیکھا ہے لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

فحاشی اور عریانی کا دینوی نقصان، مختلف مہلک جسمانی و نفسیاتی بیماریاں:

موجودہ زمانے میں تمام مہلک بیماریاں مثلاً ”ایڈز، بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک اور مختلف نفسیاتی عوارض کا سبب اسلامی تعلیمات سے روگردانی اور مادی لذات میں انہماک اور فواحش کا ارتکاب ہے۔ کیونکہ ایڈز کا اصل سبب وہ وائرس ہے جو کہ بدکاری اور لواطت کی وجہ سے وجود میں آکر پھیلتا ہے۔

ہادی دو عالم رحمت للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اس حوالہ سے ہمارے پاس پہلے سے موجود ہے کہ ”جس قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے تو ان پر طاعون اور وبائیں اور ایسے نئے نئے امراض مسلط کردیئے جاتے ہیں جو ان کے آباؤ اجداد نے سنے بھی نہ تھے اور جب کسی قوم کے ارباب اقتدار کتاب اللہ کے قانون پر فیصلہ نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام ان کے دل کو نہ لگیں تو اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں منافرت اور لڑائی جھگڑے ڈال دیتے ہیں۔“

اسی طرح مختلف قسم کے نفسیاتی عوارض جیسے ڈپریشن اور بے خوابی وغیرہ کا اصل سبب بھی مادی لذتوں میں حد سے زیادہ انہماک اور خالق کائنات کے ذکر سے منہ موڑنا ہے قرآن حکیم نے اسے یوں بیان کیا ہے یعنی ”جس نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا تو ہم اس کی زندگی کو (سب کچھ ہونے کے باوجود) تنگ کردیتے ہیں اور قیامت میں اس کو اندھا اٹھائیں گے۔“

ملاحظہ ہو ایک رپورٹ علی عزت بیگوویچ کے الفاظ میں ”امریکہ میں ہر ہزار میں سے چار افراد نفسیاتی و دماغی امراض کے ہسپتالوں میں داخل ہیں۔ نیویارک اسٹیٹ میں دماغی ہسپتالوں میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد ۵.۵ فی ہزار ہے۔ اور تمام امریکی ہسپتالوں میں نصف بستر دماغی امراض کے مریضوں کے لئے استعمال میں ہوتے ہیں۔ ہالی وڈ میں دماغی امراض کے مریضوں کی تعداد دنیا کے کسی بھی شہر سے زیادہ ہے۔“

ان تمام امراض اور پریشانیوں کا سبب دین اور اخلاقی قیود سے آزادی ہے اور اس کا علاج بھی قرآن حکیم نے مختلف آیات میں بتایا ہے جیسے ارشاد ہے ”آگاہ ہو جاؤ کہ دلوں کا اطمینان صرف اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور فرمایا کہ جو ایمان کے ساتھ عمل صالح پر کاربند ہو (اور فواحش سے بچے) تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے۔“ جدید تحقیقات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمام ذہنی امراض سے شفا اللہ کے ذکر اور عبادت سے پائی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر کارل ینگ نے ایک دفعہ کہا تھا کہ میرے مریضوں میں سے صحیح معنی میں شفایاب وہی ہوتے ہیں جو عبادت گزار ہوں۔

انسانوں کا بندر اور خنزیر بننا:

ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہے کہ ”آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں (برائے نام) نماز، روزہ، حج بھی کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ و سرنگی کے رسیا ہوں گے اور شرابیں پیا کریں گے، بالآخر وہ ایک رات اسی لہو و لعب میں مصروف ہوں گے اور صبح ہوگی تو وہ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔“

ایک دوسری روایت میں الفاظ اس طرح ہیں کہ ”وہ لوگ زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کریں گے۔ بالآخر ایسے لوگ قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنادیئے جائیں گے“ (اللّٰھم احفظنا) ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ و رنگ اور گانا بجانا ہوگا۔“

اخروی عذاب:

ان کے علاوہ دیگر کئی احادیث صحیحہ میں ناچ گانوں اور فواحش سے روکا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں ایسے بے حیا اور فواحش کے مرتکب مرد اور عورتوں کو قسم قسم کے عذاب میں مبتلا دیکھا۔

قرآن کریم کی کئی آیات میں لہو و لعب اور فواحش سے بچنے کی تلقین ہے اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب جہنم ہے جو ایسی بے مقصد اور فضول حرکات میں مبتلا ہوتے ہیں ایک مقام پر رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یعنی ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاری (اور فحش باتوں) کا چرچا ہو ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“ ایک اور جگہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے یعنی ”لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو خریدتے ہیں کھیل کی باتیں تاکہ وہ گمراہ کریں (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے علم کے بغیر اور اس کو ہنسی مذاق ٹھہرائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔“

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں (اس آیت میں) ان اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن حکیم کو چھوڑ کر ناچ رنگ، کھیل تماشے یا دوسری واہیات و خرافات میں مستغرق ہیں۔ چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی ان

ہی مشاغل اور تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین اور اس کی یاد سے برگشتہ کریں اور دین کی باتوں پر خوب ہنسی مذاق اڑائیں۔

حضرت حسن "لھو الحدیث" کے متعلق فرماتے ہیں کہ "ہر وہ چیز (لھو الحدیث) ہے جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹاتی ہے مثلاً" فضول قصہ گوئی' ہنسی مذاق کی باتیں' واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ"

اکثر مفسرین کے نزدیک "لھوالحدیث" سے مراد گانا بجانا اور اس قسم کی بیہودہ محفلوں کا انعقاد ہے۔

مذکورہ قرآنی ارشادات اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ ترقی پسند اور روشن خیال مسلمان جو عریانی و فحاشی کے دلدادہ ہوا و شراب کے رسیا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں' ان کے لئے دنیوی سزا کے علاوہ آخرت میں جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب تیار ہے اور وہ اس میں ہمیشہ کے لئے جلیں گے اور دنیا میں جیسے انہوں نے اللہ کی پکار پر کان نہیں دھرے آخرت میں ان کی کچھ بھی شنوائی نہیں ہوگی۔

اس لئے آج وقت ہے کہ ان لبرل اور ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ایک بڑی تحریک اٹھے اور وہ لوگوں کو "خیر" کی طرف بلائیں۔ اور تمام امت مسلمہ کے افراد کے قلوب میں صحیح ایمان کی تخم ریزی کریں۔ جذبہ دینی کو پھر سے متحرک بنائیں اور (پہلی) اسلامی دعوت کے اصول و طریق کے مطابق تمام (برائے نام) مسلمانوں سے تجدید ایمان کرائیں (یا ایہا الذین امنوا کے مطابق) کیونکہ ایمان حقیقی ہی سب اعمال کا سرچشمہ ہے۔

ایسی تحریک کے علمبرداروں نے تمام انسانوں کو بالعموم اور تمام مسلمانوں کو بالخصوص پکارنا ہوگا کہ تمہاری نجات اور قلبی سکون کا سامان نہ مغربی لبرل ازم کے پاس ہے اور نہ ہی سوشلزم اور کیپٹلزم کے پاس بلکہ تم سب کی نجات اور فلاح' اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرنے میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے میں ہے۔

آج بھی تمام انسانوں کے لئے قرآن حکیم کا وہی حیات بخش پیغام موجود ہے جس کے ذریعے قرن اول کے انسان دنیوی اور اخروی فوز و فلاح اور حقیقی سکون و اطمینان سے ہمکنار ہوئے۔

ترجمہ: تمہارے پاس ایک روشنی آگئی اور ایک کھلی کتاب (قرآن حکیم) جس کے ذریعے سے اللہ ہدایت کرتا ہے ان کو جو اس کی رضا کے پیرو ہوں سلامتی کے راستوں کی اور ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف اور ان کی رہنمائی کرتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔"

○

بقیہ: قادیانی اخلاق

گا۔ پھر ایک خطرناک چھرے کے ساتھ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کرے گا۔ پھر ان ٹکڑوں کو نمک مرچ لگائے گا۔ پھر ان ٹکڑوں کو ایک کڑاہی جس میں کھولتا ہوا تیل ہوگا' اس میں پھینک دے گا۔ جب تمہارے ٹکڑے پک جائیں گے تو پھر تمہارے اس محسن کے دو ہاتھ تمہاری طرف بڑھیں گے اور ان ہاتھوں کی دس انگلیاں تمہارے ٹکڑوں کو توڑ ڈالیں گی۔ پھر تمہارے گوشت کو تمہارے محسن کے بتیس دانت پیسیں گے۔ پھر تم اپنے محسن کے تاریک پیٹ میں اتر جاؤ گی۔ کچھ گھنٹے وہاں قیام کرنے کے بعد تم گل سڑ کر فضلہ بن جاؤ گی اور تمہارا محسن اس فضلے کو اپنے پیٹ سے باہر نکال دے گا۔ لہٰذا اے مچھلی! تو اس گوشت کے ٹکڑے کے پاس مت جانا۔ لیکن وہ مچھلی اس بزرگ مچھلی کی سوچ کو دقیانوسی' رجعت پسند' غیر حقیقی' فرسودہ اور بے روشن قرار دے کر جھٹک دیتی ہے پھر جونہی وہ گوشت کے ٹکڑے کو کھانے لگتی ہے تو نہایت باریک اور تیز کانٹا اس کے منہ میں چبھ جاتا ہے اور شکاری کے ایک جھٹکے سے وہ دریا سے باہر خشکی پر تڑپ رہی ہوتی ہے اور پھر اس کے جسم پر وہ سارے وار ایک ایک کرکے آزمائے جاتے ہیں اور پھر بڑی شدت کے ساتھ اسے بزرگ مچھلی یاد آتی ہے لیکن موت کے بعد کف افسوس ملنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

میں نے کہا "اے فریب قادیانیت میں مبتلا سادہ دل انسان!"

قادیانیوں کے ہر مقال کے پیچھے ایک جال ہوتا ہے۔

ان کی ہر مسکراہٹ کے پیچھے ایک زہر ہوتا ہے

ان کی اسلامی گفتگو کے پیچھے مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کی ہولناک سازش ہوتی ہے

ان کی ہر نمائشی تعمیر کے پیچھے اک منظم تخریب ہوتی ہے

ان کی دوستی کے پیچھے ارتداد کا دودھاری خنجر ہوتا ہے

ان کی معاشی مدد کے پیچھے کفر کا پھندہ ہوتا ہے

ان کی تعلیم کے پیچھے ذہنی ارتداد کے بیج ہوتے ہیں..... اور ان کے ہر نعرے کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کا مفاد ہوتا ہے۔

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھ' خوشنما بدن پہ نہ جا

دانت دُرست "تن" دُرست

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحّت کے لیے انتہائی موثّر نباتاتی

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

اچھی صحت کا دار و مدار صحت مند دانتوں پر ہے۔ اگر دانت خراب ہوں یا عدم توجہی کے باعث گر جائیں تو انسان دُنیا کی بہت سی نعمتوں اور لذّتوں سے لُطف اندوز نہیں ہوسکتا۔ زمانۂ قدیم سے صحتِ دندان کے لیے انسان درختوں کی شاخیں بطور مسواک استعمال کرتا آیا ہے۔ ہمدرد نے تحقیق و تجربات کے بعد دارچینی، لونگ، الائچی اور صحتِ دہن کے لیے دیگر مفید نباتات کے اضافے کے ساتھ مسواک ٹوتھ پیسٹ" تیار کیا ہے جو دانتوں کو صاف اور سفید رکھنے کے ساتھ مسوڑھوں کو بھی مضبوط، صحت مند اور محفوظ رکھتا ہے۔

سارے گھر کا ٹوتھ پیسٹ

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

مسواک کے قدرتی خواص صحتِ دنداں کی مضبوط اساس

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adarts.HMPT.22/95

منظور احمد شاہ آسی' مانسہرہ

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد ۲۵ ر اپریل کے شمارے میں طاہر احمد بھٹی کا مضمون نظر سے گزرا جس کے ذریعہ مولانا زاہد الراشدی صاحب کے کسی سابقہ مضمون کا جواب دیا گیا تھا۔ مضمون نگار نے مرزائیوں کے پرانے موقف کو دھرایا ہے۔ مرزائی اپنی آفرینش سے ہی یہ موقف رکھتے ہیں کہ جو مسلمان مرزا قادیانی کو نبی نہ مانے وہ نہ صرف پکا کافر بلکہ پکا فر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے' مرتد ہے' کنجر ہے' خنزیر ہے' اس کو والدالحرام بننے کا شوق ہے' یہ لوگ جنگلوں کے خنزیر ہیں اور ان مسلمانوں کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں لکھتا بلکہ یہ تمام باتیں مرزا قادیانی کی تحریروں میں موجود ہیں۔ چنانچہ ۷۴ء میں جب مرزائیوں کے سربراہ مرزا ناصر کے سامنے یہ کتابیں پیش کی گئیں تو اس کے پاس ان کا کوئی جواب نہ تھا اور وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ قومی اسمبلی کے ریکارڈ میں یہ باتیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت' ہائیکورٹ' سپریم کورٹ جہاں جہاں قادیانیوں کے جرائم پر ان کے خلاف مقدمات چلائے گئے وہاں یہ تمام کتب پیش کی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ابتدا ہی سے یہ موقف ہے کہ مرزائی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں تو ہمیں ان سے کوئی پرخاش نہیں۔ جس طرح دوسری غیر مسلم اقلیتیں پاکستان میں امن و سکون سے رہتی ہیں' یہ بھی رہیں' لیکن قادیانی نہ تو ۱۹۷۴ء کی متفقہ ترمیم کو مانتے ہیں جو قومی اسمبلی اور سینٹ کے متفقہ طور پر پاس کی اور نہ ہی امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جو کہ ۱۹۸۴ء میں جاری کیا گیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قادیانی دنیا کے تمام مسلمانوں کو تو کافر قرار دیتے ہیں اور خود مرتد اور زندیق ہونے کے باوجود پکے مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے۔ یہ الٹی ہی گنگا بہہ رہی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" تو یہ غلط نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر وہ چاہتے ہیں کہ دن کو رات اور رات کو دن کہا جائے' جو ناممکن ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ نام نہاد مولویوں نے ہندوستان میں مرزائیت کے آغاز ہی سے اس پر کفر کے فتویٰ لگانے شروع کردیئے۔ طاہر صاحب! نام نہاد علما نہیں بلکہ اس وقت تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام نے متفقہ طور پر مرزا قادیانی کی تحریریں پڑھنے کے بعد بڑی سوچ و بچار کے بعد اس کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ علمائے کرام کسی مسلمان کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ شخص اپنے ان عقائد اور اعمال کی وجہ سے کافر ہے' اس شخص کی تحریروں سے بچو' یہ کفریہ ہیں۔ جس طرح پولیس چور کی نشاندہی کرتی ہے اسی طرح کفر کی نشاندہی علمائے کرام کا فریضہ ہے۔

اس مضمون میں موصوف لکھتے ہیں کہ مولانا زاہد الراشدی صاحب کا "جماعت احمدیہ" کے بارے میں علم محدود ہے اگر میں یہی بات طاہر بھٹی سے کہوں کہ مرزائیت کے بارے میں آپ کا علم محدود ہے' تو یہ بات غلط نہ ہوگی۔ جتنا مرزائیت کا لٹریچر ہم لوگوں نے پڑھا آپ نے نہیں پڑھا۔ اگر پڑھتے تو وہ تضادات اور لن ترانیاں جو مرزا کی تحریروں میں ہیں ضرور آپ کی نظر سے گزرتیں اور ہوسکتا ہے کہ آپ کی ہدایت کا سبب بن جاتیں نصف حصے میں انگریز کی مدح خوانی' کاسہ لیسی' خوشامد اور ملکہ وکٹوریہ کی تعریف' جہاد کی منسوخی کے اعلان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے امت مسلمہ کو انگریز کا وفادار بنانے کے لئے بہت سے پاپڑ بیلے لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ "دی امپیریل گزیٹیئر آف برٹش امپائر ان انڈیا" پڑھ لیں' آپ کو حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ طاہر بھٹی صاحب نے علامہ اقبال کا ایک مصرعہ درج کرکے اپنے دل کا ابال نکالا ہے' لیکن علامہ صاحب کی وہ تمام تحریریں جو انہوں نے نظم یا نثر کی شکل میں مرزا قادیانی کے بارے میں تحریر کی ہیں شاید ان کی نظر سے نہیں گزری ہیں' ان کی معلومات میں اضافہ کے لئے چند حوالے یہاں درج کئے جاتے ہیں:

○ "میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے۔" (حرف اقبال ص ۱۲۸)

○ "جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی پر کاربند ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں۔" (پنڈت جواہرلال نہرو کے خط کے جواب میں' حرف اقبال ص ۱۲۸)

○ "میں اپنے دل میں اس کے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں رکھتا کہ احمدی' اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔" (پنڈت جواہرلال نہرو کے جواب میں' حرف اقبال)

○ "ذاتی طور پر اس تحریک (قادیانیت) سے اس وقت بیزار ہوا تھا جب نئی نبوت' بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور

تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا' بعد میں بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی' جب میں نے تحریک (قادیانیت) کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ کہتے سنا' درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔" (حرف اقبال ص ۱۳۱)

یہ عبارات میں نے بطور نمونہ کے تحریر کی ہیں' مضمون نگار کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ مضمون نگار قادیانیوں کے روایتی طریقے سے ڈینگ مارتے ہوئے لکھتے ہیں "اس وقت تو جماعت ان لاکھوں سعید روحوں کا پر جوش خیر مقدم کر رہی ہے جو ہر سال جماعت میں آ شامل ہوتے ہیں۔" یہ پڑھ کر مجھے بے اختیار ہنسی آئی کیونکہ موصوف کے لکھنے کے لحاظ سے تو اب تک دنیا کے کسی بھی حصے میں مسلمان باقی نہیں بچے ہوں گے' کیونکہ لاکھوں ہر سال قادیانیت کی گود میں چلے جاتے ہیں۔ کتنا بڑا جھوٹ ہے ویسے قادیانیوں میں یہ چیز مشترک ہے' جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی' حکیم نورالدین' مرزا بشیرالدین محمود' مرزا ناصر اور اب مرزا طاہر نے اپنی جماعت کے بارے ہمیشہ مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے' اسی طرح یہ مبالغہ آرائی اب ہر قادیانی کا وطیرہ اور فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ درحقیقت اس وقت صورتحال یہ ہے کہ صرف ضلع ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں ڈیڑھ سو کے قریب مرزائیوں نے اسلام قبول کیا ہے اور اسی طرح پورے ملک میں مرزائی باقاعدہ تحریری طور پر حلفی بیان داخل کر رہے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لا رہے ہیں اور یہی صورتحال بیرونی ممالک میں بھی ہے۔ افریقہ کے ملک مالی میں تیس ہزار قادیانی اب تک اسلام لا چکے ہیں۔ لیکن طاہر بھٹی صاحب کی منطق کچھ اور ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین باوجود وسائل نہ ہونے کے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہے ہیں جس کے دور رس نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ طاہر بھٹی صاحب! آنکھیں بند کر لینے سے خطرات ختم نہیں ہوتے' حقیقت سے آنکھیں چرانا چھوڑیے اور حقائق کا سامنا کیجئے' اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار کر ٹھنڈے دل سے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیجئے' انشاء اللہ آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور آپ کو حق کا پتہ چل جائے گا۔ اس میں شک نہیں سر ظفراللہ خان نے اپنی وزارت خارجہ کے زمانے میں قادیانیت کو بیرون ملک پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کی اور مرزائی جماعت کو سرکاری خزانہ سے بھی روپیہ ملتا رہا اور یہ روپیہ سابق صدر ایوب خان کے زمانے تک ملتا رہا' کیونکہ قادیانی بڑی بڑی کلیدی آسامیوں پر براجمان تھے لیکن اب بحمداللہ قادیانی بدروحوں میں اضافہ نہیں بلکہ روز بروز کمی واقع ہو رہی ہے۔ ہاں طاہر بھٹی صاحب جیسے خوش فہموں کے لئے یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ:

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

نور محمد قریشی ایڈووکیٹ' لاہور

بہائی مذہب کے غلط عقائد کا تجزیہ

مکرمی جناب ریاض شاہد صاحب!

سلام علی من تبع الہدیٰ

آپ کی عنایت کردہ کتاب "البیان والبرہان" از جناب فاضل ا-ح آل محمدؐ کا اردو ترجمہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ آپ نے مجھے یہ کتاب اس لئے عنایت کی تھی کہ آپ کی رائے میں جناب بہاء اللہ کے دعویٰ کی تائید میں ٹھوس دلائل اس میں شامل ہیں۔ اس لحاظ سے تو یہ کتاب مایوس کن ثابت ہوئی ہے۔ چونکہ میرے پیش نظر اس خط کے ذریعہ جناب بہاء اللہ کی تکذیب مقصود نہیں ہے کیونکہ یہ عریضہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس موضوع پر تو میں کوئی بحث نہیں کروں گا۔ البتہ مجھے تو آپ کو اس کتاب میں چند غلطیوں کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

(۱) کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳ پر لکھا ہے "حضرت مسیح علیہ السلام اور بہاء اللہ میں گہری مشابہت ہے۔ دونوں کا دین ارض مقدس فلسطین سے دنیا میں پھیلا۔ دونوں کا دین تبلیغ و دعوت سے جاری ہوا نہ کہ جنگ و جہاد سے۔ دونوں نئی شریعت پھیلانے والے پیغمبر تھے۔"

یہ حقیقت کے خلاف ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نئی شریعت لانے والے رسول تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا تھا اور ان کا مقصد صرف اور صرف شریعت موسوی (جو توریت میں درج تھی) کا احیاء تھا۔ مثلاً:

"آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے آسان ہے" لوقا باب نمبر ۱۶ فقرہ نمبر ۱۷

اس کے علاوہ "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔" (متی باب ۵ فقرہ ۱۷-۱۸)

قرآن کریم سے بھی یہی ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے توریت کی توثیق اور تصدیق کی۔ اس کے لئے کسی حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک معروف حقیقت ہے لہٰذا مولف نے "البیان والبرہان" میں یہ غلط لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نئی شریعت لائے تھے۔ اس لئے بہاء اللہ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے جو مماثلت دی گئی ہے وہ بھی غلط ہو گئی۔

یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مذہب دنیا میں پھیلا۔ جو شخص عیسائیت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا مذہب سمجھتا ہے اس کی معلومات کے حال پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔ عیسائیت تو نام ہے ان عقائد کا جو تثلیث' ازلی گناہ اور کفارہ پر مشتمل ہیں۔ اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان عقائد کی تبلیغ کبھی نہیں کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو اپنے دین کا نام نہ تو عیسائیت رکھا اور نہ اپنے متبعین کو ہدایت کی کہ وہ خود کو عیسائی یا مسیحی کہلوائیں۔

عیسائیت کے نام سے جو مذہب دنیا میں پھیلا وہ تو پال کا مذہب ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا۔ جہاں تک بہائیت کا ارض فلسطین سے پھیلنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بہائیت کو قادیانیت کی طرح۔ یہودیوں کی سرپرستی حاصل ہے تاکہ دونوں تحریکیں مسلمانوں میں انتشار پھیلاتی رہیں۔ مرزا غلام احمد اور بہاء اللہ دونوں ہی مسیح ہونے کے مدعی ہیں۔ قادیانی تو آج تک ایک یہودی بھی (Convert) نہیں کر سکے۔ آپ بتادیجئے کہ آپ نے کتنے یہودیوں کو بہائی بنایا ہے؟

فاضل مولف اگر "تثلیث' ازلی گناہ' تجسم اور کفارہ" کے عقائد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب سمجھتے ہیں تو میرے لئے باعث تعجب نہیں کیونکہ جب گرو (یعنی بہاء اللہ) جو مدعی تو ہے رسالت کا اور اپنے زعم میں قرآن کو فرسودہ قرار دیتا ہے اور اسلام کو منسوخ کرتا ہے (نقل کفر' کفر نہ باشد) کے علم کا یہ حال ہو کہ اسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ انجیل نام کی کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں تو چیلے یعنی ا-ح-آل محمد اگر پال کے مذہب کو حضرت مسیح علیہ السلام کا مذہب سمجھ لے تو اس کا کیا قصور! یہ بات بھی غلط ہے کہ جنگ اور جہاد حضرت مسیح علیہ السلام کے پروگرام میں شامل ہی نہیں تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ مرحلہ نہ آسکا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں وہ مرحلہ نہ آسکا اور بنی اسرائیل نے کہہ دیا کہ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

"اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔" (لوقا باب نمبر ۲۲' فقرہ ۳۶ مؤلف نے صفحہ نمبر ۱۶ پر درج کیا ہے۔)

"رہی شریعت قرآن! تو اس میں لوگوں نے

ہزاروں اختلافات ڈال دیئے ہیں۔" یہ سفید جھوٹ ہے' مسلمانوں میں قرآن کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ حتی کہ شیعہ حضرات کو بھی نہیں مئولف صفحہ ۲۶۔۲۷ پر لکھتے ہیں۔

"حق تو یہی ہے کہ آیات میں کہیں بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا ذکر نہیں ہے اور احادیث و روایات جو علماء نقل کرتے آئے ہیں اگرچہ ان میں مفسرین کی رائیں (آراء از راقم) بھی ہیں اور یہودیوں کی روایات بھی ہیں۔"

یہ بھی خلاف واقع ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بارے میں یہودیوں کے ہاں بھی روایات ہیں۔ یہودی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رفع الی السماء کے قائل ہی نہیں ہیں۔ وہ تو اپنی طرف سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو مصلوب کرکے فارغ ہو چکے ہیں۔ یہودیوں میں یہ روایات ہو ہی نہیں سکتیں۔

مئولف کتاب کے صفحہ نمبر۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت بہاء اللہ امت محمدیہ میں سے عالمگیر رسالت و شریعت کے ساتھ ظہور فرما ہوئے ہیں وہ حکم وعدل تھے۔"

یہ خلاف واقعہ ہے۔ بہاء اللہ تو اس زمین کے ایک مربع میٹر جگہ پر بھی اپنی حکومت اور اپنی عدالت قائم نہ کرسکے۔ مئولف نے صفحہ نمبر ۷۰ پر نبی اور رسول کے فرق پر جو بحث کی ہے وہ بھی تشنہ ہے۔ میں چونکہ اپنی کتاب "حیات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوۃ" میں اس موضوع پر بحث کرچکا ہوں اور وہ آپ کی نظر سے گزر چکی ہے اس لئے اس کا اعادہ نہیں کرتا۔ بہاء اللہ کا دعویٰ علی محمد باب کے دعویٰ کا تسلسل ہے اور علی محمد باب کا دعویٰ ہے کہ وہ "قائم آل محمد" ہے۔ جس شخص کے نزدیک "قائم آل محمد" کے دعویٰ کی دین میں کوئی بنیاد نہ ہو اس کے نزدیک بہاء اللہ کا دعویٰ بھی بے بنیاد اور غلط ہوگیا خواہ اس کے لئے کوئی اور دلیل میسر نہ بھی ہو۔

ریاض شاہد صاحب اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بعثت انبیا کا سلسلہ جاری کیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا۔ دین کو مکمل بھی کردیا اور محفوظ بھی۔ اس طرح نوع انسانی کے لئے اپنی نعمت مکمل کردی۔ سلسلہ انبیاء میں سے کسی کو تو آخری ہونا ہی تھا اور وہ آخری مبعوث بھی ہوگیا۔ اب جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جو نہ لائے تو اس کا وبال اس پر۔ لیکن میں ایک اور پہلو کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں مخصوص کیا:

"ہم نے ان کو اسحٰق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عنایت فرمایا اور ہم نے ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کے سلسلہ کو قائم رکھا۔" (سورہ العنکبوت نمبر۲۷)

"اور ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا اور ہم نے ان کی اولاد میں رسالت اور کتاب جاری رکھی" (سورہ حدید نمبر۲۶)

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اولاد ابراہیم علیہ السلام سے باہر ہمیں کسی مدعی نبوت کا سراغ نہیں ملتا۔ بہاء اللہ کا اصل نام مرزا حسین علی ہے اور ان کے والد کا نام مرزا عباس ہے اور بہاء اللہ بھی مرزا غلام احمد کی طرح چنگیز خان کی نسل سے ہیں اور میں ازروائے قرآن چنگیز خان کی نسل میں کسی کے نبی مبعوث ہونے کا امکان تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اس لئے مرزا غلام احمد ہوں یا مرزا حسین علی دونوں ہی کذاب ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ: تبصرۂ کتب

جناب رانا محمد اشرف ایم۔اے کی سعی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عوام الناس کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

نام کتاب : واردات
(حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ)
ترتیب : محمد اقبال قریشی
ناشر : ادارہ تالیفات اشرفیہ جناح ٹاؤن نزد مسجد فردوس ہارون آباد' ضلع بہاولنگر
ضخامت : ۸۰ صفحات
قیمت : ۱۵روپے

رسالہ ہذا حضرت حکیم الامت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے علوم موہوبہ کا بے مثال انمول یکجا ذخیرہ ہے جس کا نام حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب' مفتی اعظم جامعہ اشرفیہ لاہور نے تجویز کیا تھا اور اب مرتب موصوف نے شائع کرکے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے واردات سے اہل علم کو بخوبی واقف ہونے اور استفادہ کرنے کا موقع بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سعودی عرب میں ۱۱ہزار افراد کا قبول اسلام

ملازمت کی غرض سے سعودی عرب میں مقیم غیر مسلم افراد دین اسلام کی تعلیمات خصوصاً" سعودی عرب میں اسلامی ماحول' امن و سلامتی اور آپس میں ہم آہنگی سے متاثر ہوکر ہر سال ہزاروں کی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ وزارت برائے اسلامی امور کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ سال میں سعودی عرب میں ۱۱

باقی صفحہ ۲پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کی علامت ہے' مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں کے خلاف ہماری پچاس سالہ جدوجہد امن سے عبارت ہے' مولانا نذیر احمد تونسوی

اسلامی دنیا کے خلاف قادیانیوں نے ہمیشہ میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کیا ہے' مولانا سعید احمد جلالپوری

قذافی ٹاؤن میں "ختم نبوۃ کانفرنس" سے مقررین کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد اسدلی قذافی ٹاؤن میں "ختم نبوۃ کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علمائے کرام مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد طیب لدھیانوی' حافظ محمد عتیق الرحمٰن لدھیانوی' مولانا نعیم امجد سلیمی' علامہ محمد سعید اسعد نے عوام الناس کو قادیانیت کے دجل و فریب اور اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا مسلمانوں کے ایمان کا جزو ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ایمان کی علامت ہے۔ مسلمان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے لے کر آج تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں' آج قادیانی بیرونی دنیا میں پاکستان میں اپنے اوپر ہونے والے فرضی مظالم کا جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہ حاصل کررہے ہیں جبکہ صورتحال یہ ہے کہ قادیانی' عیسائی' ہندو سمیت کسی بھی اقلیت پر پاکستان میں اس کے مذہب کی بنیاد پر کوئی تعصب نہیں برتا جاتا۔ قادیانیوں کو پاکستان میں وہی حقوق حاصل ہیں جو دیگر اقلیتوں کو حاصل ہیں۔ مسلمان عموی طور پر سو سال سے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بینر تلے پچاس سال سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے جدوجہد کرتے آرہے ہیں لیکن یہ پوری جدوجہد امن سے عبارت ہے۔ آج تک کسی قادیانی عبادت گاہ کو جلایا نہیں گیا اور کسی قادیانی کو عقیدہ کی بنیاد پر قتل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مسلمانوں نے دس ہزار مسلمانوں کی قربانی دی جب کہ کوئی قادیانی یہ نہیں کہہ سکتا کہ پاکستان کے قیام تقریباً" ۵۱ سالہ دور میں قادیانیوں کو مسلمانوں نے اس انداز میں کبھی قتل کیا ہو اور نہ ہی آج تک حکومت نے قادیانیوں کو کبھی اس انداز یا کسی بھی انداز میں ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر یہ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ پاکستان میں ان پر جھوٹے مقدمات بنائے جاتے ہیں اور انہیں مذہبی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے جبکہ حقیقت اس کے قطعی برعکس ہے۔ پاکستان میں قادیانی یہ مقدمات خود اپنے اوپر قائم کرواتے ہیں تاکہ ان مقدمات کی نقول بیرونی ممالک کی وزارت داخلہ میں جمع کرواکر وہ ان ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرسکیں۔ مقررین نے کہا کہ آج ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی قادیانی یہ ثابت کرکے دکھائے کہ پاکستان میں ۱۹۹۷ء یا ۱۹۹۸ء میں کوئی ایک قادیانی مذہبی بنیاد پر مارا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کے قانون کی دھجیاں بکھیرے جانے کے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات پیش کئے جاسکتے ہیں جن کی پولیس ایف آئی آر تک درج نہیں کرتی اور یہ جواب دیا جاتا ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے سے معذور ہے۔ انہوں نے کہا اگر بیرونی ممالک میں مسلمانوں کے انسانی حقوق کی صورتحال کا پاکستان میں قادیانیوں کو حاصل حقوق سے موازنہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ پاکستان نے انسانی حقوق کا ایک ایسا معیار قائم کیا ہے جو "لارنس آف عربیہ" کا کردار ادا کرنے قادیانی گروپ کو بھی مساویانہ بنیادوں پر حقوق فراہم کرنے سے مانع نہیں ہوتا اور اسلامی نظام کے تحت قادیانیوں کو مکمل انسانی حقوق بحیثیت اقلیت ہونے کے فراہم کئے جارہے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی الفاظ مرفوعاً" روایت کئے گئے ہیں۔
وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (اخرجہ احمد والطبرانی)

تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے سلسلے میں احتجاجی مظاہرہ

محمد وسیم احمد' حیدر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کی جانب سے عیسائیوں' قادیانیوں امریکہ اور دیگر اسلام دشمن تنظیموں کی جانب سے توہین رسالت ایکٹ کو ختم کرنے کے سلسلے میں احتجاجی طور پر مظاہرہ کیا گیا' جماعت کی آواز پر تمام مذہبی جماعتوں اور کارکنوں نے لبیک کہتے ہوئے اس مظاہرہ کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرم عمل ہوگئے۔ حیدر آباد کے تمام مدارس نے احتجاجی مظاہرہ کے لئے بھرپور تیاری کی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب' شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد وجیہہ صاحب نے سرپرستی فرمائی مارکیٹ چوک حیدر آباد میں احتجاجی مظاہرہ صبح دس بجے شروع ہوا۔

ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے فدایان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ قابل دید تھا' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مولانا محمد نذر عثمانی نے سرانجام دیئے' پہلے مقرر جناب مولانا عبدالمتین قریشی تھے' انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلم لیگ کی حکومت نے عیسائیوں اور امریکہ کے ناموس رسالت ایکٹ کو ختم کرنے کے دباؤ کو جس طرح مسترد کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ جامعہ امینیہ کے مہتمم اور آزاد میدان جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا محمد نعیم بروہی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' اور یہ کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا کہ کوئی بدمعاش رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کرے۔ جامعہ مظاہرالعلوم کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد امین نے کہا کہ شریعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کی سزا صرف اور صرف سزائے موت مقرر کی تھی جو کسی صورت میں ختم نہیں کی جاسکتی۔ جمعیت علمائے اسلام (ف گروپ) حیدر آباد کے امیر مولانا تاج محمد قاہیون نے اپنے خطاب میں عیسائیوں اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے توہین رسالت قانون کو ختم کرنے کے سلسلے میں مظاہروں کی شدید الفاظ میں مذمت کی' انہوں نے کہا کہ عیسائی غیر ملکی ہاتھوں میں کھلونا بن کر اکثریت کے جذبات کو مجروح نہ کریں۔ حیدر آباد کے معروف مذہبی رہنما مولانا محمد ایوب بندھانی نے قادیانی و عیسائی توہین رسالت کے قانون کو ختم کرا کے ملک میں خانہ جنگی کرنا چاہتے ہیں' انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ تمام ملکی اور غیر ملکی دباؤ کو مسترد کردیا جائے۔ سپاہ صحابہؓ حیدر آباد کے مولانا سیف الاسلام نے کہا کہ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' ہمارے قائدین جس وقت بھی حکم فرمائیں ہر فتنہ کی سرکوبی کے لئے ہم ہمہ وقت تیار ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سانگھڑ کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے سلسلے میں مسلمانوں کی کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں ہر دور میں عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کیا گیا اور اہانت کرنے والوں کو سزائے موت دی گئی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی نے کہا کہ ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی کی اصل حقیقت جاننے کے لئے ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملکی و غیر ملکی گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کرتی رہے گی۔ جمعیت علمائے اسلام (س گروپ) کے امیر مولانا شبیر احمد خان نے کہا کہ ہماری عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے' انسان جب اپنی عزت کے لئے سب کچھ کرسکتا ہے تو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے کیوں کام نہ کیا جائے' آخر میں پاکستان شریعت کونسل کے صوبائی کنوینر مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ وقت کی اہم ضرورت ہے اور ایوب مسیح جس نے اہانت رسول کا ارتکاب کیا ہے اس کو سزائے موت دی جائے' ڈاکٹر جان جوزف کی خودکشی کے ڈرامے کی تحقیقات کرائی جائے' مظاہروں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خازن محمد اکرم قریشی' مولانا عبدالسمیع کھوسو' مولانا رب نواز جالپوری' قاضی محمد اسلم' حافظ محمد طاہر' حاجی نثار احمد جتوئی' مولانا محمد افضل چشتی سمیت کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی مظاہرہ کا اختتام مولانا میر محمد [illegible] دعائے خیر [illegible]

بقیہ : ۲۴

ہزار افراد نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا [illegible] میں سے ۶۰ فیصد فلپائن' ۷ افیصد بھارت' ۷ افیصد سری لنکا اور باقی فیصد مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں اکثریت سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں اقامت پذیر افراد کی بتائی جاتی ہے۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سیمینار سرگودھا

محمد مصور بلوچ' جنرل سیکریٹری شبان ختم نبوۃ

۸ ر مئی جمعہ کو ختم نبوۃ اکیڈمی لکڑ منڈی شبان ختم نبوۃ کی طرف سے "تحفظ ناموس رسالت" سیمینار کا انعقاد کیا گیا' سیمینار کی صدارت خواجہ خواجگان امیر مرکزیہ قبلہ حضرت قطب عالم مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے فرمائی۔ بحمدللہ آپ صبح دس بجے ۸ ر مئی بروز جمعہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لکڑ منڈی میں تشریف لے آئے' شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے انتھک محنت کرکے شہر میں سیمینار کی دعوت مسلمانوں کو دی ہوئی تھی۔ اشتہار میں یہ اعلان بھی واضح تھا کہ نماز جمعۃ المبارک حضرت الامیر پڑھائیں گے لوگ جوق درجوق ختم نبوۃ اکیڈمی میں پہنچنا شروع ہوئے اور مجمع اس قدر امنڈ آیا کہ مسجد بھی بھر گئی اور اکیڈمی کا صحن اور درسگاہ بھی نمازیوں اور نوجوانوں سے بھر گئی گویا کہ حضرت الامیر کا جمعہ پڑھانے کا اعلان سونے پر سہاگے کا کام دے گیا۔ اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد اور اکیڈمی کھچا کھچ بھر گئی' ایک بجے مولانا اللہ وسایا کا بیان شروع ہوا۔ آپ نے ناموس رسالت کے عنوان کے حوالے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کی تلاوت فرمائی اور اپنے مخصوص انداز میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی' مجمع میں غالباً" کوئی شخص ہوگا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات عجیبہ سن کر نہ رویا ہو۔ غرضیکہ سوا گھنٹہ کے خطاب کے بعد مولانا محمد اکرم طوفانی نے ناموس رسالت" اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے عنوان پر قوم کو جھنجوڑا' مولانا طوفانی نے واشگاف الفاظ میں لوگوں سے وعدہ لیا کہ اب اپیلیں کرنے کا وقت نہیں ہے' خصوصاً" ان کرپٹ لوگوں سے ناموس رسالت کی بھیک مانگنا شرعاً" جرم ہے۔ جو چند ٹکوں کی خاطر ناموس رسالت کے مقدس تاج سے کھیلنے والوں کو وی آئی پی بناکر جرمنی اور کینیڈا بھیج دیتے ہیں۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ ایک سال میں پاکستان کے اندر سات کیس توہین رسالت کے ہوئے' نہ تو حکمرانوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی قدم اٹھایا اور نہ ہی عدلیہ پر متمکن ان افراد نے اس کا خیال کیا کہ محسن کائنات' کے منکروں اور گستاخوں کو ہم وی آئی پی بناکر نسل انسانیت پر کس قدر ظلم ڈھارہے ہیں اب جس ملک میں ایسے حالات ہوں۔

تمھی قاتل' تمھی شاہد' تمھی منصف
کریں کس پر میرے اقربا خون کا وعدہ

تو ایسے میں مسلمانوں پر فرض عین ہے کہ وہ اپنی شرعی عدالت سے فیصلہ لے کر گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سر قلم کردیں' مولانا طوفانی نے مسلمانوں اور نوجوانوں پر زور دیا کہ پوری دنیا کی کفر لابی اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف صف آراء ہوچکے ہیں۔ ایسے میں ہم حکومت کے کرپٹ حاکموں کے سامنے ناموس رسالت کی بھیک مانگتے پھریں' تو ہم دنیا میں بھی ذلیل اور آخرت میں بھی ذلیل ہوں گے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ غازی علم الدین شہید" کا کردار ادا کرنے کے لئے نوجوان تیار ہوجائیں۔ اور جیسا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ "یا وہ زبان نہ رہے اور یا وہ کان نہ رہیں" بس جس کے سامنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہو اور مجرم زبان پھاڑ پھاڑ کر بکواس کرتا پھرے تو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے سے پہلے اس کا سر قلم کردو' اور کفر کی دنیا کو بتادو کہ ابھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حلالی اولاد باقی ہے' مجمع نے ہاتھ کھڑے کرکے وعدہ کیا کہ ہم انشاء اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے' اس کے بعد حضرت الامیر نے دعا فرمائی اور مولانا طوفانی نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور ڈھائی پونے تین بجے یہ تقریب پھر حضرت الامیر کی نماز کے بعد دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ آپ یقین کریں ڈھائی صد آدمی کے لئے روٹی کا انتظام کیا گیا تھا کہ اچانک مجمع کے بڑھ جانے سے طبیعت میں خیال آیا کہ کیا بنے گا۔ حضرت الامیر کی توجہ سے کھانا شروع کرایا گیا اور تقریباً" پانچ صد آدمیوں نے کھانا کھایا اور بحمدللہ پھر بھی کھانا بچ گیا۔ کھانے کے بعد شبان ختم نبوۃ کے ضلعی انتخاب ہوئے' شبان ختم نبوۃ کا صدر بدر عالم نوجوان ایڈووکیٹ کو بنایا گیا اور جنرل سیکریٹری محمد مصور بلوچ کو بنایا گیا اور لکڑ منڈی کے ڈیڑھ صد نوجوانوں نے ختم نبوۃ کے عقیدہ کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی ذمہ داری کو قبول کیا۔

○

ہفت روزہ "ختم نبوۃ" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں ہمارا ساتھ دیں

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمّہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

ہفت روزہ
ختمِ نبوّة
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّة کا ترجمان

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوّة

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرتِ رسولِ آخر الزمانؐ، سیر الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

اَلحمدُلِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے ــــ بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے